



وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَنِي إِسْرَٰءِيلَ
مِفْتَاحُ رُوحِ

پس کہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز فادیان کا بیٹھنے تعلیمی اور تربیتی ہفت روزہ

آپ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو آپ نے تمام مکتذ بین کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جس کے بعد سلم قرشی کی بازیابی اور ضیاء الحق کی عبرتناک ہلاکت جیسے نشانات ظاہر ہوئے۔ ۲۳ مارچ تا دسمبر ۱۹۸۹ء آپ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ زمین کے کناروں تک صد سالہ جشن شکر منارہی ہے۔
(ایڈیٹر)



شیخ مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ادامہ رکھو

ہفت روزہ قادیان
 اخبار احمدیہ

میں دہے سے لیکر آیا ہوں ادا کے خدا کے توحید کو اختیار کرو دوسرا پس میں نے محمدی ظاہر

(ملفوظات جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۸)

خلافت راشدہ کی عظمت

احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے "یوم خلافت" کے موقع پر نہایت عجز و انکسار سے ادارہ "بیکٹر" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں قلبی مسرت سے ہدیہ تبرک پیش کر رہا ہے کہ حضور انور کی بابرکت قیادت میں ہم تاریخ ساز جشن تشکر منارہے ہیں۔ اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کثیر تعداد میں بلکتی ہوئی ان نیت کو حصار عافیت میں لے آئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے۔ ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

کرۃ ارض پر پائے جانے والے مسلمانوں کے بہتر فرقوں میں سے آج صرف جماعت احمدیہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ وہ دیکھے کی چوٹ سے قرآن کریم کی آیت استخلاف کی مصداق ہے اور سورہ نور نے خلافت احمدیہ کے مقدس وجود میں ہمیں روشنی کا وہ پر عظمت مینار عطا فرمایا ہے جسکی نظیر کسی دوسرے مسلم فرقے میں تلاش کرنا غیر ممکن ہے اور حال امر ہے:

پلکوں پہ یوں سجدی ہے تیرے رخ کی چاندنی۔ بھولے ہوئے ہیں مدتوں سے تیرگی کو ہم

۲۸ سال قبل کی بات ہے راقم الحروف رانچی میں مبلغ تھا۔ وہاں جماعت اسلامی کے ایک شریف الطبع صدر زیر تبلیغ تھے جس نے ان سے عرض کیا کہ کیا میں آپ کے دفتر میں جا سکتا ہوں؟ فرمایا کیوں نہیں پرسوں ہمارا خصوصی پروگرام ہے اس میں آئیے۔

دفتر میں پہنچتے ہی حاضرین کی توجہ میری طرف مبذول ہو گئی ۲۵ مبران موجود تھے۔ ان کے سرگرم رکن مکرم مولوی عبدالقیوم صاحب نے بیٹھتے ہی مکالمہ کا آغاز کر دیا جو قارئین "بیکٹر" کی فیاض طبع کے لئے قابل (اس نے کہا) اور فائدہ (میں نے کہا) کے عنوانات سے پیش خدمت ہے۔

قَالَ۔ آپ میں کیا سمجھتے ہیں؟ قُلْتُ۔ مسلمان! قَالَ۔ آپ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں؟ قُلْتُ۔ مسلمان! قَالَ۔ آپ بھی مسلمان ہم بھی مسلمان تو یہ منہ گامہ اور فتنہ کیوں برپا ہے۔ قُلْتُ۔ اسی کا فیصلہ تو نہایت حکیمانہ انداز میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی۔ كَلَّمَكَ فِي الْفَارِ اِلَّا واحده کہ وہ سب کے سب جہنم میں جایش گے صرف ایک فرقہ ناجی ہو گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جبکہ یہ بہتر فرقے امت رسول میں تو یہ سب مسلمان بھی ہیں، کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ان میں سے کسی فرقے کو بھی امت محمدیہ سے خارج قرار دے یا کسی کو غیر مسلم قرار دے۔

قَالَ۔ میں جماعت اسلامی کو پیش کرتا ہوں یہی ناجی فرقہ ہے اسے ناپ لیں۔ قُلْتُ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ رانچی کے جماعت اسلامی کے ممبران دن رات جہنمی عماموں کی اقتداء میں نمازی ادا کر رہے ہیں (رانچی کے سنی علماء نے فتویٰ دے رکھا تھا کہ جماعت اسلامی کے علماء کسی مسجد میں امام الصلوٰۃ نہیں بن سکتے البتہ سنی علماء کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتے ہیں) قَالَ۔ اسے چھوڑ بیٹے میرا مطلب یہ ہے کہ جماعت اسلامی بھی ناجی فرقوں میں سے ایک ہے۔ قُلْتُ۔ آپ کا یہ بیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے سراسر منافی ہے، کیونکہ ناجی فرقہ صرف ایک بتایا گیا ہے

قَالَ۔ پھر آپ ہی بتائیے کہ ناجی فرقہ کون ہے؟ قُلْتُ۔ اس کا فیصلہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی حدیث میں فرما چکے ہیں۔ مَا اَنَا عَلِيٍّ وَاصحابی کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طور طریق کو اختیار کرے گا وہ ناجی ہو گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسک یہ تھا کہ بیعت لے کر لوگوں کو اسلام میں داخل کرتے تھے اور ایک پاک جماعت تیار ہوتی جاتی تھی جب حضور پر نور کا وصال ہوا تو صحابہ کرام نے بھی یہی طور و طریق اختیار کیا حضرت خلیفہ اولؓ کی نئے سرے سے صحابہ کرام نے بیعت کی اور

اسی طرح ہر خلیفہ وقت کی وفات پر صحابہ کرام نے سرے سے خلیفہ برحق کی بیعت کرتے تھے۔ یہی طور طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا کہ باذن الہی بیعت کا سلسلہ شروع کیا جب حضور کا وصال ہو گیا تو احمدیوں نے صحابہ کرام کے طریق کو اختیار کیا کہ خلیفہ مسیح کی بیعت نئے سرے سے کی اور ہر خلیفہ وقت کے ساتھ ارتحال پر نئے سرے سے نئے

خلیفہ مسیح کی احمدی بیعت کرتے ہیں۔ اس طور و طریق سے جماعت اسلامی کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے جماعت اسلامی تو اتنی جرأت بھی نہیں کر سکتی کہ آیت استخلاف کی مصداق ہونے کا دعویٰ بھی کر سکے۔ دلائل دینا تو دور کی بات ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے سوا بہتر فرقوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو آیت استخلاف کا مصداق ہونے کا دعویٰ بھی کر سکے۔ اس پر بڑے وقار کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی اور سب حیرت زدہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نکتہ کو اپنے اس

منظوم کلام میں بیان فرمادیا ہے کہ ت مسیح وقت اب دنیا میں آیا خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

مبارک وہ جو اب ایمان لایا صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا (دین) عبدالحق و فضل وہی ہے ان کو ساتی نے ملائی فصیحان الذی افترقا الا عادى (دین) عبدالحق و فضل

قادیان ۲۲ ہجرت سیدنا حضرت تدریس
 امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ
 اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ
 میرے ہفتہ زیر اشاعت کے
 دولہے ملنے والے تازہ ترین
 اطلاع منظر ہے کہ حضور پر نور
 اللہ تعالیٰ کے فضل سے
 بخیر و عافیت ہیں۔ اور دولہے رات
 مہاتے دینیہ کے سر کرنے میں
 ہمہ تنے مسرور ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام کے
 ساتھ اپنے جانے سے پیارے
 آقا کے صحت و سلامتی درازی عمر اور
 مقاصد عالیہ میں فائز المرحوم کے
 لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

خلافت نمبر
 بابت

۱۹ شوال ۱۴۰۹ ہجری

مطابق

۲۵ ہجرت ۱۳۹۸ھ

۲۵ مئی ۱۹۸۹ء

جلد ۳۸ شمارہ ۲۱

• شکر جلد •

سالانہ ۶۰ روپے
 ششماہی ۳۰ روپے
 ممالک غیر ندریہ ہجری ڈاک ۲۵۰ روپے
 نئی پرچہ ایک روپیہ چوبیس پیسے
 خاص نمبر ۳ روپے

۱۹۴

میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔

کلمات طہیبات حضرت اقا میرے شیخ و غور و مہر سے منہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

" یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے ان کو زمین پر پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے پیغمبروں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَآ غَلِبَنَّ اَنَّا وَرُسُلُنَاۤ اِذْ نَقُولُ لَهُمْ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ فَهُمْ لَا يَخِفُّونَ ۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور پیغمبروں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی کو ظاہر کر دیتا ہے، اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیدنا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناگامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے نماز قبول کرے، شمس اور ٹھٹھے اور طلعین و شمع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ بتشی ٹھٹھا کر چکے ہیں، تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھانا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نامتام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے، ۱) خود پیغمبروں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمربٹ ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے سو اسے عزیز و احبکہ قریم سے سنت اللہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدر میں دکھلاتا ہے تا فی لفوف کی دو مجموعی خوشیوں کو پا مال کر کے دکھلا دے۔ سواب ممکن نہیں رہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اسی لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے ساتھ بیان کی انگلیں مت ہمو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو خدا پھر اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے۔ تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ رب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بائیس ہیں جن کے نزول کا وقت ہے، پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک کہ وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی ہے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک قسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔ " (الرحیق المنور، ص ۸)

مامورین اور ان کے جانشینوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت مآلیٰ بکھلوانے

ان کی ظاہری کمزوری اور ضعف کی حالت آشکار کر دکھاتی ہے کہ خدائی تائید ان کیساتھ ہے

خدائی دستگیری ان کے لئے عجائب کام دکھلاتی ہے، اور یہی ہمیشہ ان کی پہچان ہوتی ہے

قدس سر تثنید کے مظہر اقرے حاجی الحدیث سیدنا حضرت مولانا نور الدینؒ کا ایک پر معارف ارشاد

” فرامادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر غور کرو جب آپؐ نے دعوت حق شروع کی تہا سبھی میں روپیہ نہ تھا۔ بازو بڑے مضبوط نہ تھے۔ حقیقتی بھائی کوئی نہ تھا۔ مال باپ کا سایہ بھی عمر سے اٹھ چکا تھا۔ اور ادھر قوم کو دلچسپی نہ تھی۔ مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی، مگر خدا کے لئے کھڑے ہوئے۔ مخالفوں نے جس قدر ممکن تھے دکھ پہنچائے۔ جلا وطن کرنے کے منصوبے باندھے۔ قتل کے منصوبے کئے۔ کیا تھا جو انہوں نے نہ کیا۔ مگر کس کو نیچا دیکھا پڑا؟ آپ کے دشمن ایسے خاک میں ملے کہ نام و نشان تک مٹ گیا۔ وہ ملک ہو کبھی کسی کے ماتحت نہ ہوا تھا آخر کس کے ماتحت ہوا۔ اس قوم میں جو توحید سے ہزاروں کوس دور تھی توحید پہنچا دی اور نہ صرف پہنچا دی بلکہ منادی۔ خوف کے بدامن عطا کیا۔ ان کے بعد ان کے جانشین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے۔ پھر کیونکر ثابت ہوا کہ خلیفہ حق ہیں، اسامہ کے پاس بیس ہزار لشکر تھا اس کو بھی حکم دے دیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اسامہؓ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ میں ہزار لشکر کی بدولت کامیاب ہوں۔ نواح عرب میں ازلہ کا شور اٹھا تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام و نشان نہ تھا۔ سب کچھ ہوا۔ پر خدا نے کیسا ہاتھ پکڑا۔ کیسا خوف پیدا ہوا کہ عرب تبدیل ہو گئے۔ مگر سب خوف جاتا رہا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنا لئے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمایاں ہے۔ اسی کے ہاتھ کا تھا منہ دکھلا دیتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے۔ یاد رکھو جس قدر کمزوریاں ہوں وہ سب معجزات اور الٰہی تائید میں ہیں۔ کیونکہ ان کمزوریوں ہی میں تائید الٰہی کا مزا آتا ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کی دستگیری کیسا کام کرتی ہے۔ امیر دولت کے گھنڈے سے مولوی علم کے گھنڈے سے کوئی منصوبہ بازیوں اور حکام کے پاس آنے جانے کے گھنڈے سے اگر کامیاب ہوتے ہیں، تو خدا کے بندے خدا کی مدد سے کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کے پاس سرمایہ، علوم اور سفر کے وسائل نہیں ہوتے۔ مگر عالم ہونے کی لاف و گداز مارنے والے ان کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس کتب خانے اور لائبریریاں نہیں ہوتیں۔ وہ حکام سے جاکر ملتے نہیں مگر وہ ان سب کو نیچا دکھا دیتے ہیں۔ جو اپنے رسوخ اپنی معلومات کی وسعت کے دعوے کرتے ہیں۔ برادری اور قوم اسی کی مخالفت کرتی ہے، مگر آخریوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح ان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ یہی

ہمیشہ ان کی پہچان ہوتی ہے۔“

(خطبات نور جلد اول ص ۱۲ تا ۱۴)



سب سے اہم بات اس بابرکت مہینے سے متعلق یہ بات کہ اس میں قرآن نازل ہوا

رمضان کے متعلق قرآن کریم کے نازل ہونے کا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ رمضان میں جو

گزارتا ہے وہ انسانی زندگی کا معراج ہے اور قرآن کریم تمہیں اپنے معراج تک پہنچانے کیلئے

اے حضور ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ بِكَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ بِكَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ بِكَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

کم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ مسد دفتر۔ جی۔ لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خط جمعہ ادارہ بدایہ کیلئے اپنی ذمہ داری پر پورے قارئین کو سلام ہے۔
(ایڈیٹر)

ہوا۔ اور محض طور پر ایک ہی مہینے میں اس مبارک کلام کا نزول ہوا۔ بلکہ مراد یہ ہے، یعنی اور بہت سی باتوں میں سے ایک یہ بھی مراد ہے کہ۔

رمضان مبارک میں اس وحی کا آغاز ہوا۔

اور پھر رمضان مبارک میں جتنا جنت قرآن کریم نازل ہوتا رہا، اس کی باقاعدہ دہرائی ہوتی رہی۔ اور ہر اگلے رمضان میں جب قرآن کریم نازل ہوتا ہے، اس کے بعد جبریل علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور اس وقت تک جتنی وحی نازل ہو چکی ہوتی تھی، اُسے دہراتے تھے، اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شروع ہی سے قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ترتیب کا ایک دور جاری تھا۔ اور وہ ساتھ ساتھ ہوتی چلی جا رہی تھی۔ پھر آخسر یہ جب قرآن کریم مکہ میں ہوا ہے تو جو رمضان بھی اس کے بعد آیا ہے اس میں مکہ قرآن کریم ایک ہی مہینے میں دہرایا گیا۔ ایک تو یہ مطلب ہے اس آیت کا،

دوسرا اس سے کامطلب یہ ہے کہ

اَنْزَلَ فِیْہِ الْقُرْآنَ۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم اُنار لگا ہے۔ اب یہ ایک بڑا نوکھا اور عجیب سا مضمون ہے۔ قرآن کریم کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دنیا جہان کے ہر قسم کے مسائل جن سے انسان کو دلچسپی ہو سکتی ہے یا دلچسپی نہ بھی ہو تو انسان کے لئے ضروری ہیں، وہ بیان فرما دیئے گئے ہیں۔ انسانی مسائل پر جو کتاب محیط ہوا اور اس کا کوئی پہلو بھی اُدھورا نہ چھوڑے تو اُس کے متعلق یہ کہنا کہ ایک مہینے کے بارے میں نازل کی گئی ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

اس مضمون پر غور کرنے پر میری توجہ حضرت اقدس خیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کی طرف مبذول ہوئی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان دنیا میں جتنی بھی نیکیاں کرتا ہے یا دوسرے اعمال بجا لاتا ہے، وہ اپنی خاطر کرتا ہے۔ لیکن روز سے میری

ترشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْقُرْآنِ، فَقَدْ شَهِدَ مِنْکُمْ الشَّہْرَ فَلِیْسَ مِنْہٗ وَفَنَ کَانَ مَرِیضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اٰیَاتِ الْاٰخِرِ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمْ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِلْمَ لَا تُلْیٰکُمْ کِتَابُ اللّٰہِ عَلٰی مَا هَدٰی لَکُمْ وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّکُمْ تُشْکِرُوْنَ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

اور فرمایا۔

قرآن کریم کی جن آیات میں رمضان شریف کا ذکر موجود ہے، یہ اُن میں سے ایک آیت ہے جس کی میں نے آج آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اور ظاہر بات ہے کہ کیوں کی ہے؟ کیونکہ کل سے انشاء اللہ تعالیٰ انگلستان میں رمضان مبارک شروع ہونے والا ہے۔

قرآن کریم نے رمضان سے متعلق جو روشنی ڈالی ہے اس میں سب سے اہم بات اس بابرکت مہینے سے متعلق یہ بیان فرمائی کہ۔

اس سے قرآن کریم نازل ہوا

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی۔ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہے۔ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی۔ صریحاً اس میں عام ہدایت ہی نہیں بلکہ بہت کھلی اور غیر معمولی شان رکھنے والی ہدایت بھی موجود ہے۔ وَانْفُسُ قَالَتْ۔ اور ایسی ہدایت ہے جو کھوٹے کھرے میں تمیز کرنے والی ہے۔ سچ کو جھوٹ سے نکھارنے والی ہے۔ روشنی کو اندھیرے سے ممتاز کرنے کے دکھانے والی ہے گویا ہدایت کا کوئی پہلو ایسا باقی نہیں جو قرآن کریم میں موجود نہ ہو اور یہ ہدایت رمضان شریف میں آگئی۔ جیسا کہ پہلے بھی میں اس کے متعلق روشنی ڈال چکا ہوں کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قرآن رمضان مبارک کے مہینے میں ہی نازل

خاطر رکھتا ہے اور روزے کی سزاؤں میں خود ہوں یہ حدیث تخریص نہایت اہم ہے۔
 کی روایت سے اور صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام سے لی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔
 ”روزہ کے علاوہ ابن آدم کا ہر عمل اُس کے اپنے لئے ہوتا ہے، صرف روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی حیاں سے کہ روزہ دار کے منہ کی نو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑی کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“

اب ایک مسئلہ حل کرنے کے لئے میری توجہ جس ارشاد نبوی کی طرف مبذول ہوئی وہ اپنی ذات میں بھی ایک مسئلہ پیش کر رہا ہے اور خیال کو فکر کی ایک دعوت دیتا ہے کہ آخر یہ فرق کیوں دکھایا گیا ہے ہر عبادت انسان کے اپنے لئے ہے اور صرف روزہ خدا کے لئے ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

میرے نزدیک۔ اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ۔ کا مضمون اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔ اور اب میں آپ کو فرق بتاتا ہوں کہ وہ کب فرق ہے، جس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے باقی ساری عبادات کو یا حکم کی بجائے آوری کو یا سناہی سے رکنے کو انسان کے اپنے لئے قرار فرمایا اور روزہ کی عبادت کو خالصتاً اپنے لئے مقرر فرمایا اگر آپ غور کریں تو خواہ وہ عبادتیں ہوں یا بعض اعمال کے لئے کے احکام ہوں یا بعض برائیوں سے رکنے کا ارشاد ہو۔ ان تمام امور کا بنی نوع انسان کے فائدہ سے تعلق ہے اور ایک بھی حکم ایسا نہیں جو نائد ہو، ان معنوں میں کہ انسان کو اس کی ضرورت نہیں لیکن جس خدا کی خاطر وہ بچا لائے چنانچہ بتنی چیزیں معلوم ہیں ان میں سے ایک ایسی نہیں جس کی حرمت توڑنے کے نتیجے میں انسان کو نقصان نہ ہو حتیٰ چیزیں خرابی لگتی ہیں کہ نہیں کرنی چاہئیں، خواہ وہ عبادات تعلق رکھتی ہوں یا معاملات تعلق رکھتی ہوں وہ تمام کی تمام بنی نوع انسان کے فائدہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو اس حدیث نے ایک عظیم الشان مضمون ہمارے سامنے کھول دیا، یہ غور کرنے کے لئے کہ جتنی بھی عبادات ہیں یا احکامات ہیں یا بعض باتوں سے رکنے کے متعلق ارشادات ہیں، ان تمام چیزوں کا بنی نوع انسان کے فائدہ سے تعلق ہے اور جہاں بھی آپ ان میں سے کسی سے اعراض کریں گے، کسی حکم کو توڑیں گے، اسی شے کی بجائے آوری میں غفلت کریں گے، وہاں بنی نوع انسان کے لئے کوئی نہ کوئی دکھ کا سانپ پیدا کر دیں گے۔ اس پہلو سے جب میں نے غور کیا تو میری حیران رہ گیا۔ ایک بہت ہی عظیم الشان تفصیلی مضمون ہے کہ قرآن کریم کے احکامات اور سنت نبوی کی تشریحات میں ایک ادنیٰ سی چیز میں ایسی معلوم نہیں ہوتی۔ معمولی سی چیز بھی! ادنیٰ تو لفظ اس شان کے اوپر اطلاق ہونا ہی نہیں چاہیے۔ ایک چھوٹی سی چیز جسے ہم ظاہر میں چھوٹی دیکھتے ہیں، وہ بھی میں ایسی دکھائی نہیں دیتی جس کو نہ کہہ سکتے ہو کہ اس کے نیچے میں بنی نوع انسان کو کوئی نقصان نہ پہنچ رہا ہو۔ پس بنی نوع انسان کی جنت۔ شریعت کی حدود میں رہنا اور اس پر عمل کرنا۔ ہے اور جس وقت یہ جنت اختیار کرنی جائے۔ نازل تو ہر جاتی سے شریعت کے ذریعہ جب یہ اختیار کرنی جاتی ہے تو بنی نوع انسان کی سوسائٹی جنت بن جاتی ہے اور جنت نشان ہو جاتی ہے۔

پس وہ لوگ جو اپنے لئے اس دنیا میں جنتیں پیدا کرتے ہیں، یقیناً خدا تعالیٰ ان کے لئے اسی جنت کے مشابہ ہیں اس سے بہت بہتر، جنت بہت ہی اعلیٰ کے لفظ کو پیش نظر رکھ کر یہ بات بیان کر رہا ہوں، اُس جنت سے مشابہہ ہیں اس سے بہت بہتر، خدائی زندگی میں جنت کا سانہ مہیا فرماتا ہے اور ان کے لئے جنت پیدا کر دیتا ہے۔ یہ تو مضمون ہے عام احکامات سے تعلق رکھنے والا۔ روزے میں وہ کیا خاص بات ہے جو ان کے

علاوہ ہے؟ چنانچہ جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساری چیزیں جو روزہ کی زندگی میں انسان کے لئے جائز ہیں، اور ان کو چھوڑنے کا حکم نہیں ہے، وہ ساری چیزیں رمضان شریف میں خدا کی خاطر چھوڑی جاتی ہیں۔

یہی وہ اگر نہ بھی چھوڑی جائیں تو بنی نوع انسان کو ان کے انفرادی لحاظ سے یا اجتماعی لحاظ سے اور انہی معاملات کے لحاظ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ مثلاً۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا لَا تُبْسِرُ فُؤَادُ

(سورۃ الاعراف: آیت نمبر ۳۱)
 اگر رمضان نہ بھی ہوتا اور ان اس تعلیم کے بغیر بھی۔
 كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا۔ یہ عموماً ذکر کرتے رہتے تھے انسانوں کے لئے کوئی نقصان نہیں تھا۔ کیونکہ اعتدال کے اندر رہتے ہوئے انسان کھائے اور پیئے، اس کے فائدہ سے کی چیز ہے۔ تو یہاں بنی نوع انسان کے لئے چھوڑی وہ اپنی خاطر نہیں چھوڑی۔ وَلَا تُسْرِفُوا کے تابع جو چیز اس نے چھوڑی وہ اس نے اپنی خاطر چھوڑی تھی۔ مثلاً کھانا کھاتے کھاتے حد اعتدال سے گزر کر جو چیز وہ کھاتا ہے، وہ اس کے لئے نقصان دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کُرُوا، پیو لیکن حد اعتدال سے نہ گزرو۔ جب وہ ایک مقام پر آئے اپنے ہاتھ روک لیتا ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو چاہیے، جب وہ کھائے تو تھوڑی سی بھوک رکھ کر کھانا چھوڑ دے اس حد تک نہ کھاتا پلا جائے کہ سیر ہو جائے اور پھر بعد اس کا دل کھانے سے بھر جائے، بلکہ ہمیشہ ایسی حالت میں کھانا چھوڑے کہ ابھی کچھ اشتیاق باقی ہو۔ یہ سہ ہے وَلَا تُسْرِفُوا کی وہ تفسیر جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے بیان فرمائی۔ نہایت حسین تفسیر ہے اور علم طب کے لحاظ سے کھانے پینے کے معاملات میں اس سے بہتر مشورہ انسان کو نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ اس واقعہ یہ ہے کہ جب ہم سیر ہوتے ہیں تو اس سے کچھ عرصہ پہلے جبکہ ابھی بھوک باقی ہوتی ہے، ہمیں اپنی ضرورت کا کھانا مل چکا ہوتا ہے اور جو درمیان کا تھوڑا سا وقفہ ہے، اس میں جسم کو مہیا شدہ کھانا جو جسم کے اندر داخل ہو چکا ہے وہ مل تو چکا ہوتا ہے لیکن اس کی اظہار جسم کے دوسرے نظام تک ابھی نہیں پہنچی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ میٹھے میں تبدیل ہو کر، دوسری بعض چیزوں میں تحول ہو کر جسم کو ابھی پوری طرح یہ مطلع نہیں کرتا کہ بال تمہاری ضرورت پوری ہو چکی ہے۔ جب انسان ایسی حالت میں کھانا چھوڑ دیتا ہے کہ ابھی کچھ بھوک باقی ہے تو تھوڑی دیر میں، اطلاعیں پہنچنے کا جو یہ تھوڑا سا وقت لگتا ہے، یہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ میں بھوکا نہیں، اٹھا بلکہ میں پوری طرح سیر ہو چکا ہوں۔ اگر سیر ہو کر کھانا کھالے ہیں اپنی اطلاع کے مطابق جو براہ راست اُس کو مل رہی ہے تو دراصل وہ کچھ زیادہ کھا چکا ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد طبیعت میں جو بوجھ پڑتا ہے اور کسی پیدل ہو جاتا ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ میں کچھ دیر اس کام کے قابل نہیں رہا۔ یہ اس حکم کی تاخرانی کی نتیجہ میں ہے۔ پس اگر اس حکم کے اندر رہتے ہوئے میں لَا تُسْرِفُوا کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان روزمرہ کھانا کھائے تو ہرگز اس کے لئے نقصان کا موجب نہیں ہے۔

جب یہ بھی چھوڑ دے تو اپنے لئے تو نہیں چھوڑ رہا۔ خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہے

اسی طرح روزہ کی عبادتوں کے لئے اُن کے جو وقت مقرر کیا ہوا ہے وہ اس کے لئے موزوں اور مناسب ہے۔ اس کی جسمانی صحت کے لئے بھی، اس کی روزمرہ کی عادت کے لئے بھی ضروری ہے کیونکہ لفظ "فہم لوقہ" میں ورزش کا معنی بھی پایا جاتا ہے۔ آپ پانچ وقت جب وضو کرتے ہیں۔ کئی کرتے ہیں۔ سواری سے فارغ ہوتے ہیں تو یہ ساری چیزیں آپ کی صحت پر ایک خیال اٹھ پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ پھر اس کے بعد آپ کو عبادت میں اٹھنا پڑتا ہے جسم کو مختلف شکلوں میں مروڑنا تروڑنا پڑتا ہے۔ جن لوگوں کو پانچ وقت اسلامی نماز کی عادت نہ ہو، اُن کے اعضاء میں کئی پہلوؤں سے سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے، یہی تو مسلم جب آگے بیٹھتے ہیں تو پیچا رول کو بڑی مہمیت پڑتی ہے چار ٹیٹے لول (four TLE pose) میں جب میں گیا تو ایک بوڑھے نو مسلم انگریز نے مجھے بتایا کہ میں نے جب اسلام قبول کر لیا اور میں نے نماز شروع کی تو میں تو حیران رہ گیا کہ یہ میں اب کیسے کروں گا۔ یہی دل چاہتا تھا لیکن جسم میں یہ استطاعت ہی نہیں تھی کہ اس طرح وہ اپنے آپ کو موڑ سکے اور نماز کے تقاضے پورے کر سکنے کے لئے بدن میں جو چکسا چاہیے، وہ موجود نہیں تھی لیکن اُس نے بتایا کہ پھر

میرے ساتھ ایک معجزہ ہوا کہ دعا کے نتیجے میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف جھجھکے ہوئے بلکہ اس سے پہلے کے تمام آثار تھے وہ بھی ترویر ہو گئے۔

اس کے علاوہ میں نے بعض دوسرے دوستوں کو بھی دیکھا ہے، جب وہ بنیاب اسلام قبول کرتے ہیں تو اُن کے لئے مسجد میں جانا، التحیات، بیٹھنا، توجہت ہی مصیبت بن جاتا ہے اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

پس یہ جو روزمرہ کی عبادت ہے اس میں جسمانی صحت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے اور وہ لوگ جو باقاعدہ وضو کر کے نمازیں پڑھتے ہیں اور باقاعدگی کے ساتھ نمازوں کا حق ادا کرتے ہیں۔ سکون کے ساتھ نماز کے ہر جز میں ٹھہر ٹھہر کر نماز کو ادا کرتے ہیں، اُن کی جسمانی صحت نماز نہ پڑھنے والوں کی نسبت ہمیشہ بہتر رہتی ہے۔ پس ان سب امور میں جو عبادتیں ہیں۔ انسان کے اپنے خواہد موجود ہیں۔ پھر روزہ کی عبادت میں جس عبادت آپ نے جانتا ہے، آپ جانگاہیت ہیں۔ اپنے آپ کو عبادت ڈال لیتے ہیں اور وہ جانگاہیت کے لئے روزمرہ کے دوسرے فرائض ادا کرتے ہیں بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی جب عبادت کے مفہوم پر آپ غور کریں تو یہ بہت وسیع مفہوم ہے کہ عبادت کہہ کر وقت جو جو دعائیں آپ کرتے ہیں، جو جو آیات قرآنی آپ تلاوت کرتے ہیں یا دیگر ارکان کو ادا کرتے ہیں ان کے لئے ہر ایک پر عمل کرتے ہیں۔ اُن سب کا آپ سے اور بنی نوع انسان کے فوائد سے براہ راست تعلق ہے اور اگر آپ وہ نہ کریں تو شدید نقصان ہو جائیگا۔ لیکن رمضان کی زائد عبادتیں اگر آپ نہ بھی کریں تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔

قرآن کریم کے رمضان کی جو زائد ذمہ داریاں ڈال دی ہیں، وہ ایک ایسا حصہ ہے کہ اس کے بغیر بنی نوع انسان نہایت عمدگی کے ساتھ اپنے معاملات کو سنبھالتے ہوئے زندگی گزار سکتے ہیں لیکن رمضان نے کچھ زیادہ ذمہ داریاں ڈال دیں۔ ان

میں سے ایک یہ حصہ ہے کہ ایک ہی مہینے میں قرآن کریم کی بار بار تلاوت کی جائے۔ عام وقتوں میں آپ کے لئے یہ ضروری نہیں سمجھا گیا بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سورہ نزل: آیت ۲۱) تھوڑا سا جتن بھی میسر آئے تم قرآن پڑھ لیا کرو۔ کافی سے کافی لے۔ تو کافی ہے مہینے کے بعد کی جو چیز ہے جس کے بغیر بھی آپ آسانی سے زندہ رہ سکتے ہیں وہ آپ فرض خدا کے لئے کرتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو بعض دفعہ سارے سال میں بھی قرآن کریم ختم کرنے کی توفیق نہیں ملتی، رمضان کے ایک مہینے میں بار بار اس کا دورہ کرتے ہیں۔ پھر ایسے جیائز حقوق ہیں، جن کو آپ فرض خدا کی خاطر چھوڑتے ہیں اور ان کو چھوڑنا بنی نوع انسان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جبرائیل کو پسند نہیں فرماتا (سورہ النباء: آیت ۱۴۹) ادنیٰ آواز سے سخت کلامی کو پسند نہیں کرتا، سوائے اس کے کہ کس پر زیادتی کی جائے۔ اگر وہ مظلوم ہے اور اس پر کسی نے زیادتی کی ہے تو اس کا یہ حق ہے کہ وہ اسی طرح ادنیٰ آواز میں اس سے سختی سے کلام کرے اور اگر وہ چاہتا ہے تو اپنا بدلہ لے لے۔ عام حالات میں اگر یہ مضر بات ہوئی تو خدا اس کو روک دیتا یعنی بنی نوع انسان کی حفاظت کے لئے، اُن کے حقوق کی حفاظت کے لئے بعض دفعہ یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ کس سخت کلام انسان کو کچھ نمونہ چکھا نے کے لئے اُسی قسم کی سختی کا معاملہ اس سے کیا جائے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کلام میں جہاں کہیں سختی کی ہے، وہاں اگر سختی کو کھول کر بیان فرمایا ہے کہ بنی نوع انسان کے معاملات کی احوال کی خاطر اور لوگوں کو یہ احساس دلانے کے لئے دوسروں کے بھی احساسات ہیں۔ بعض دفعہ اُن لوگوں کے لئے کچھ سخت کلامی سے بھی پیش آتا پڑتا ہے جو بد کلامی میں حد سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں تو عام حالات میں نہ صرف عام ضروری ہے۔ رمضان کے دنوں میں حضرت اقدس خیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم یہ حق بھی چھوڑو۔ اور جب کوئی تم سے سخت کلامی کرے تو اس سے زیادہ کچھ نہ کہا کرو کہ

میرے تو روزے دار ہوں

خدا کے لئے بھی نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ پس خدا کے لئے رمضان کا مہنا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ گیارہ مہینوں میں زندگی کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے جتنے احکامات تھے، وہ اپنی ذات میں نہیں ان میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اگر اس مہینے میں بھی آپ ان پر عمل کرتے ہوئے وقت گزار لیتے تو بنی نوع انسان کو کوئی نقصان نہیں تھا یہاں آپ فرض خدا کی خاطر، زائد تحفے کے طور پر، محبت کے رنگ میں اپنے اوپر جو زائد ذمہ داریاں ڈال رہے ہیں وہ اپنی خاطر نہیں کر رہے کیونکہ اس کے بغیر بھی آپ کی زندگی اچھی گزرتی تھی۔ پس خدا سے محبت کا مفہوم ہے جو رمضان میں سکھاتا ہے۔ ہماری ضرورت کی تمام چیزیں پوری ہو گئیں لیکن پھر اس سے زیادہ کچھ کر کے ہم اپنے رب کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ جتنی طاقتیں اس نے ہم کو دی ہیں، ان سب میں سے کچھ نہ کچھ اس کو لوٹا لے ہیں۔ ہماری تمام وہ نکال لیجئے جن کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے عظیم الشان نظام بنایا ہوا ہے اور ہمیں احکامات دی ہوئی ہے کہ جائز طریق پر ان تکالیف کو دور کریں ہم کچھ عرصے کے لئے ان تکالیف کو دور نہیں کرتے بلکہ اپنے اوپر خود سمیٹ لیتے ہیں۔

غیر معمولی گرمی میں پیاس کو برداشت کرنا، انسانی صحت کے

لئے صحیح البخاری۔ کتاب الصوم۔ باب علی یقول انی صائم ذاق

لئے نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں بلکہ بعض دفعہ سخت مضر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ روزہ انسان کے اپنے لئے ہے یہ غلط ہے۔ بعض صورتوں میں جب تک کہ مسلسل برداشت کرنا اتنا مضر ہوتا ہے کہ جو معدے اور استریوں کے باہر ڈاکٹریں لان میں سے ایک ہمارے سامنے بھی آج بیٹھ ہوئے ہیں وہ ایسے لوگوں کو کہہ دیں گے کہ بھئی! تم روزہ نہ رکھنا کیونکہ معدے میں السرز ہو جائیں گے۔ تیز اب بڑھ جائے گا۔ اور کئی قسم کی مصیبتیں پیدا ہوں گی تو بعض ایسی باتیں بھی رمضان میں عام سے سامنے آتی ہیں، جن کے متعلق انسانی علم نہیں بتا رہا ہے کہ انسان کی اپنی خاطر نہیں ہے۔ جو بہت موٹے اور اچھے معدوں والے لوگ ہیں ان کو تو روزہ نہ رکھنا فائدہ بھی دے دیتا ہے۔ لیکن عام آدمی جس کا جسم پہلے ہی ہلکا ہلکا ہے اور جس کو معدے کی کچھ تکلیف بھی ہے۔ اس کا معدہ زیادہ محتاس ہے۔ اس کا روزہ رکھنا تو ایک مصیبت سمیٹنے والی بات ہے تو رمضان مختلف قسم کی ایسی آزمائشیں لے گئے آتا ہے جن کے متعلق انسان عقلاً یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے لئے مفید نہیں ہیں مگر فی الصبر لیکرنا ہے اس کے سوا ایک بھی عبادت نہیں جس کے متعلق آپ عقلاً یہ کہہ سکیں کہ ہمارے لئے مفید نہیں ہے۔ جہاں جس حد تک وہ مفید نہیں ہوتی وہاں اس حد تک خدا تعالیٰ دیت چھٹا جاتا ہے اور رمضان میں بھی ایک موقع پر جا کر رعایت فرمادیتا ہے۔ یہ فرمادیتا ہے کہ اچھا! تم میری خاطر نہ کرنا تو چاہتے ہو لیکن مجھے بھی تو تمہاری خاطر مقصود ہے۔ اس لئے جہاں سختی ذرا حد سے بڑھے، وہاں میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ اچھا! اب نہ رکھو بعد میں رکھ لینا لیکن رکھنا ضرور، تاکہ تمہیں پتہ تو لگے کہ میری خاطر آرام چھوڑنا کی ہوتا ہے اور میری خاطر جھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرنا کی ہوتا ہے۔ پس یہ وہ مضمون ہے جسے قرآن کریم نے اس آیت میں ہمارے سامنے پیش فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام نے اس مضمون کو ہمارے لئے عمل کر دیا کہ یہ وہ ایسا مہینہ ہے جس میں جس کے بارہ میں قرآن نازل ہوا ہے۔ اب میں اس مضمون کو اس کے ساتھ متعلق کر کے بتاتا ہوں۔ رمضان شریف کے مہینے میں روزمرہ کی عبادت اور روزمرہ کے انسانی حقوق اور روزمرہ کی انسانی ذمہ داریاں ادا کرنے کے علاوہ خدا سے تعلقات بڑھانے کے لئے تقسیم کا جو بھی مہر ہے، وہ بیان ہو گیا ہے۔ اور اس تقسیم کی آخری حدود تک انسان عمل کرتا ہے۔ اس سے باہر دین کا کوئی جزو باقی نہیں رہتا۔

رمضان شریف پر سالانہ اپنے دین کے

آخر دین کے روزے کو چھوڑ یا ہوتا ہے۔ پس قرآن کریم کی تقسیم درجہ کار تک بنی نوع انسان کو پہنچانے کے لئے جو کچھ پیش کر سکتی ہے، ہر انسان کے لئے رمضان شریف میں قرآن کریم کی وہ تقسیم اپنی مکمل صورت میں اس کے سامنے آجائی ہے۔ پس رمضان شریف کے متعلق قرآن کریم کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان رمضان میں جو زندگی گذارتا ہے وہ انسانی زندگی کا معراج ہے۔ اور قرآن کریم تمہیں اس معراج تک پہنچانے کے لئے آیا ہے۔ اس پہلو سے اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ہر شخص کا رمضان ہر دوسرے شخص سے مختلف ہے اور ہر شخص کا معراج الگ الگ ہے کیونکہ قرآن کریم ہر شخص کو اس کے معراج تک پہنچانے کی قدرت اور استطاعت رکھتا ہے۔ اگر اس سے آگے وہ تقسیم پیش کرتا ہے اور انسان اس کو قبول نہ کر سکے اور آگے نہ بڑھے سکے تو انسان کا قصور

ہے۔ قرآن کریم میں ہر پہلو سے انسان کی انسانی ترقی کے لئے جو کچھ ممکن ہو سکتا تھا اس کے متعلق تقسیم موجود ہے اور چونکہ یہ انتہائی ترقی و معائن شریف میں ہو سکتی ہے اور رمضان شریف ہی میں ہوتی ہے اور روزوں سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ اس لئے قرآن کریم گویا رمضان کے بارے میں نازل ہوا ہے یعنی ایک دوسرے کے ساتھ یہ منطبق ہو جاتے ہیں۔ باقی یہ رہیوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے بارے میں نازل ہوا ہے کیونکہ کچھ نہ کچھ حصہ باقی گیا رہا مہینوں میں ایسا رہ جائے گا۔ جو رمضان میں ہو گا لیکن ان میں موجود نہیں ہو گا۔ قرآن کریم کے بعض پہلو انسان کو رمضان ہی میں معلوم ہوتے ہیں، ان سے علاوہ معلوم ہو ہی نہیں سکتے تو یہ مہینہ دراصل قرآن کا متبادل ہے۔ یعنی قرآنی تقسیم عملی طور پر جس مہینے میں اپنائی جاسکتی ہے، یہ وہ مہینہ ہے۔ پس اس پہلو سے اس آیت کا مطلب یہ بنا کہ۔ **شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ لِّلْمُحْذَىٰ كَالْفُرْقَانِ** کہ یہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل فرمایا اور اس مہینے میں بنی نوع انسان کی ہدایت میں سے بھی اعلیٰ بینات اور کھلے روشن نشانات اور فرقان جو کھولے کھرے میں اور ظلمات اور روشنی میں تینہ کرنے والی چیزیں ہیں، وہ ساری نصیب ہو سکتی ہیں۔ پس وہ لوگ جو عام حالات میں گم رہ مہینہ میں صرف یہی منزل پا سکتے ہیں۔ یعنی

هُدًى لِّلنَّاسِ کی منزل

رمضان مبارک ان کو آگے بڑھا کر بینات تن الہدیٰ میں بھی داخل کر دیتا ہے اور پھر اس سے آگے بڑھ کر فرقان کے عظیم الشان مراتب بھی عطا فرماتا ہے۔ پس اس مہینے کی اس پہلو سے غیر معمولی قدر کی ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عام طور پر لوگ اس قدر اس مہینے کی قدر نہیں کرتے بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ محض جھوک پیاس کو برداشت کر لینا اور کچھ دیر کے لئے کھانے پینے سے روک جانا، یہی رمضان یہ رمضان نہیں ہے۔ یہ ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے۔ رمضان قرآن کریم سے۔ فرقان کریم کی ساری تعلیمات ہیں۔ چھوٹی تعلیمات بھی اور بڑی تعلیمات بھی۔ معمولی نظر آنے والی بھی اور نہایت اعلیٰ درجے کی بھی۔ فرضی تعلیمات بھی اور نوافل کی تعلیمات بھی۔ اس لئے ان تعلیمات میں خصوصیت کے ساتھ رمضان میں عمل کرنا، جن کو انسان عام حالات میں ترک کر دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں ان کے بغیر بھی زندہ رہوں گا۔ یہ ہے رمضان۔ اس لئے حضرت اقدس خدامہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ اگرچہ آپ رمضان کے علاوہ بھی گیارہ مہینے ہمیشہ بے حد سخی ہوتے تھے۔ بے حد خیرات کی خدمت کرتے تھے والے اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔ خدائوں پر رحم اور شفقت کرنے والے اور کثرت کے ساتھ ضرورت مندوں کو عطا کرنے والے ہوتے تھے۔ مگر رمضان کے متعلق راوی بیان کرتے ہیں کہ یوں لگتا تھا جس طرح اندھ بچل پڑی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات کی رفتار میں رمضان میں داخل ہو کر انہی تیری پیدا ہو جاتی تھی جیسے سبک رفتار ہوا چل رہی ہو لیکن وہ ایک دم آنحضرت میں بدل جاتے تھے یہ وہ فرق ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی یہ آیت میں مترجم کر دی ہے کہ رمضان گویا قرآن کا متبادل ہے۔ کہیں رمضان میں سے یوں گذرنا چاہیے

رمضان کے علاوہ ان جن نیکیاں روزے کے علاوہ کرتا ہے اس کی جزا میں مقرر ہیں اور اس کے بدلے اس کو دیئے جاتے ہیں لیکن رمضان سے چونکہ میری خاطر گزرتا ہے، روزے رکھنا سستا ہی۔ لے رمضان کی نیکیوں کی جزا میں ہوں۔ کتنا عظیم الشان ثواب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے حضور مناجات میں عرض کرتے ہیں۔

وَالَّذِي كُنْتُ خَافُ أَنْ يَخْلُقَ لِي خَلِيفًا

اے میرے آقا! مجھے تو اور کسی ثواب کی حاجت نہیں۔ والہ کی خواہم از تو نیز توئی کہ میں تو تجھ سے جو چاہتا ہوں وہ تو ہی ہے۔ تو میرا ہو جا۔ پس جو شخص قرآن کے اعلیٰ مطالب کو پالیتا ہے، اس کی نظر اس بات پر ہوتی ہے کہ میرا اجر خدا ہو۔ اور خدا اجر بنانے کے لئے روزے رکھنا اور رمضان میں سے اس کے تمام فرائض اور نوافل کا اختیار رکھتے ہوئے، ان کا حق ادا کرتے ہوئے اس سے گزرتا، یہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر خدا جزا نہیں بنا کرتا۔ پس جب آپ رمضان سے اس طرح گزریں کہ خدا آپ کو مل جائے تو یہ وہ رمضان ہے جو سچا رمضان ہے۔ اگر رمضان سے اس طرح گزر جائیں کہ خدا کو پالیں بغیر دوبارہ عام مہینوں میں داخل ہو جائیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے رمضان دیکھا ہی نہیں۔ منہ تسمیٰ منکر۔ جو شخص تم میں سے رمضان کو دیکھتا ہے وہ روزے رکھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے روزے رکھے جسکی جزا میں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق۔ پس یہ وہ آخری فیصلہ کن مرحلہ ہے جسکی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

پھر رمضان سے گزرنے کے بعد آپ کو خصوصیت کے ساتھ اپنے سامنے یہ سوال اٹھانا چاہیے کہ کیا یہ رمضان جس طرح آپ نے گزارا، اسکی جزا خدا تعالیٰ ہے؟ کیا میں نے محسوس کیا ہے کہ اس رمضان کے بعد خدا میرا ہو گیا ہے۔ اگر اس کا جواب بال میں ملتا ہے اور انکار کے طور پر آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ کچھ محسوس ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا یقیناً کہ خدا میرا ہو گیا۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ خدا میرا ہو رہا ہے تو پھر یقیناً آپ کا رمضان سچا ہے ورنہ اس رمضان میں تو ایسی خامیاں ہیں کہ اسے عام مہینوں سے مختلف نہیں کیا جاسکتا۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے ایک انسان علی میں ہو جائے۔ وہ زیادہ آسانی کے ساتھ معلوم ہو سکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ یہ عرض کریں کہ خدا میرا ہو گیا ہے کہ نہیں۔ اگر آپ رمضان کے دوران اور رمضان کے بعد بھی۔

یہ سوچیں کہ آپ خدا کے ہو گئے ہیں کہ نہیں تو

اس کا جواب آپ آسانی سے پاسکتے ہیں کیونکہ اپنے نفس کے حوالے سے یہ جواب ہے۔ ایک ایسی چیز کے حوالے سے یہ جواب ہے جو آپ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ آپ کے ذاتی علم میں ہے، اس سے زیادہ سوائے خدا کے اور کس کے علم میں نہیں۔ پس اگر آپ خدا کے ہو چکے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا یقیناً آپ کا ہو چکا ہے۔ ان لئے کسی فرضی خیالی انداز سے کسی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے روزمرہ کے حالات پر جب آپ رمضان شریف میں غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا یکدم نہیں کسی کا بنا کرتا اور نہ آپ یکدم خدا کے بنا کرتے ہیں۔ یہ تو ایک ایسا سفر ہے جو قدم قدم بھی کیا جاتا ہے اور تیز رفتاری سے ساتھ میں اختیار کیا جاتا ہے لیکن اس کی منازل معین طور پر طے ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں قطعی طور پر انسان کو معلوم ہوتا ہے

گویا سارے قرآن میں سے گزرنے ہو۔ گویا قرآن کریم اسی مہینے کی خاطر نازل ہوا ہے۔ قرآن کی ساری تعلیمات پر اس مہینے میں عمل کرنے کی کوشش کر لو کیونکہ عام مہینوں میں یہ شاید تمہارے لئے ممکن نہیں ہوگا۔ پس اگر قرآن کریم کی ساری تعلیمات پر اس ایک مہینے میں عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے تو آپ اندازہ کریں کہ ساری ذمہ داریاں کتنی وسیع ہو جاتی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ نوافل کی ادائیگی کی طرف غیر معمولی توجہ کی ضرورت سامنے آتی ہے۔ تبھی میں نے گذشتہ رمضان میں احمدی کو نصیحت کی تھی کہ اپنے بچوں کو صرف روزے کی عادت نہ ڈالیں بلکہ

سحری کھانے سے پہلے نوافل کی عادت ڈالیں

اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ، بعض ماؤں کی طرف سے اطلاع ملی بعض بچوں کی طرف سے بھی ملی کہ ہمیں بڑا مزہ آیا۔ ہم نے نوافل شروع کر دیئے ہیں مگر بالعموم میرا یہ تاثر ہے کہ مغربی دنیا میں جو احمدی خاندان بس رہے ہیں، ان میں بچوں کو تہجد کی عادت نہیں ڈالی جاتی اور رمضان شریف یہ نعمت لے کر ہمارے سامنے آتا ہے بہت ہی اچھا موقع پیش آتا ہے۔

رمضان شریف میں ہم جو سیکھتے ہیں، اس میں سے کچھ حصہ باقی سارے سال پر بھی جاری ہو جانا چاہیے۔ اس طرح منزل بہ منزل رمضان شریف ہمارے معیار بلند کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ وہ نصیحت ہے جسے آپ کو پیش نظر رکھنا چاہیے پس کل جب ہم رمضان میں داخل ہوں گے، جن احمدی ماؤں تک میری آواز نہ پہنچے ہے یا والدین تک یا بچوں تک براہ راست پہنچی ہے، وہ خصوصیت کے ساتھ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ایک بھئی احمدی دنیا میں ایسا نہ ہو جس کو رمضان شریف میں تہجد کی عادت نہ ہو۔ بعض لوگ اپنی ہر عادت کی بات تو قبول کر لیتے ہیں اور جو ذرا مشکل ہو یا مرضی سے باہر ہو وہ ان کو سناٹی نہیں دیتی۔ رمضان میں سحری کھانا اصل میں رمضان نہیں ہے بلکہ سحری سے پہلے روحانی غذا کھانا یعنی نفل پڑھنا اصل رمضان ہے لیکن سحری شے متعلق بھی ہدایت ہے کہ سحری کھایا کرو۔ اس میں برکت ہے۔ (مسلم کتاب الصیام۔ باب فضل السحری)

چنانچہ ایک دفعہ ایک بڑھیا عورت کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ سحری کھاتی تھی اور روزہ کوئی نہیں رکھتی تھی تو اس سے کسی نے پوچھا کہ کی بی تم یہ سحری کھانے اٹھتی ہو، روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ کہہ! روزہ تو مجھ سے رکھا نہیں جاتا لیکن

سحری نہ کھاؤں تو کافر ہو جاؤں۔

کچھ تو مجھے برکت لینے دو۔ لیکن اصل برکت سحری کھانے میں نہیں ہے۔ اصل برکت ان نوافل میں ہے جو رات کے وقت اٹھ کر خدا کے حضور انان کھڑے ہو کر ادا کرتا ہے اور ان کا روزمرہ کی زندگی سے ایسا تعلق نہیں کہ ان کے بغیر انسان روحانی طور پر زندہ نہ رہ سکے۔ وہ محض خدا کی خاطر ہونے میں پانچ وقت کی نمازیں جو ہیں، وہ بنی نوع انسان کے معاشرے، اس کے اخلاق اسکی اندرونی صورت کی حفاظت کے لئے اس حد تک ضروری ہیں کہ اگر وہ ہمیں پڑے گا تو اپنے لئے کوئی روحانی بیماری مول لے لے گا کسی غار خیمے میں مبتلا ہو جائے گا۔ اس کے نتیجے میں کوئی کمزوری پیدا ہوگی۔ مگر اگر نفس نہ پڑھے تہجد کے وقت تو اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں لیکن اگر پڑھے تو غیر معمولی فوائد ہیں رمضان المبارک سے تعلق رکھنے والے وہ فوائد کیا ہیں۔ ان کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

آپ جب خدا کے ہوں گے تو آپ کو وہ علامتیں معلوم ہوں گی جن کے نتیجے میں آپ خدا کے بن رہے ہیں، ثالثہ خدا کی خاطر آپ اپنی بعض کمزوریاں دور کر رہے ہیں۔ ثالثہ خدا کی خاطر آپ بعض نیکیاں اختیار کر رہے ہیں اور اچھے ہوئے قدم معلوم ہوں گے، اس میں کوئی اندازہ سے اور فرض کی بات ہے کہ شاید میں ہو گیا ہوں۔ یا شاید میں نہیں ہو گیا۔ آپ خدا کے بن رہے ہوں گے۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ خدا کے بن رہے ہیں یہ ہیں آپ کو یقین دلاتا ہوں، اس میں ایک ادنیٰ ذرہ بھی شک کا نہیں ہے کہ جس جس معاملے میں آپ خدا کے ہو رہے ہوں گے اس معاملے میں خدا یقیناً آپ کا ہوتا ہو گا۔ جب آپ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا پھر آپ کا ہوتا ہے تو پھر وہ اس میں اپنے بعض نشان ظاہر بھی فرماتا ہے اپنے پیار کی بعض علامتیں ظاہر کرتا ہے۔ قطعی طور پر ان اپنی ذات کے حوالے سے پہلے یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ کہیں میں خیالی دنیا میں تو نہیں رہ رہا۔ لیکن اس کے باوجود جو کچھ خدا کی طرف سے ملتا ہے وہ روحانی رزق کے طور پر عطا ہوتا ہے اور پھر ان رمضان میں سے گزر کر سارا سال اس رزق کو لکھتا رہتا ہے۔ وہ پھر ایسی چیز نہیں جو بعد میں آپ سے اپنا تعلق توڑ دے۔ پس کل جو رمضان شروع ہونے والا ہے اس میں ان نصائح کے پیش نظر دعا کرتے ہوئے داخل ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان کو صحیح نیتوں میں اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح حضرت اقدس خمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے متوجہ فرمایا ہے، یہ رمضان ہم حقیقتاً خدا کی خاطر گزاریں۔ اور اس کے نتیجے میں خدا ہمارا ہو جائے اور

اس میں یہ پیشامد مقرر ہے کہ تمہیں ان رمضان میں خدا کا ہونا پڑے گا اس کے بغیر خدا تمہارا نہیں ہو سکتا۔ اس شان کے ساتھ اگر ساری جماعت احمدیہ اس رمضان سے گزر جائے تو اس سے بہتر اگلی صدی کا پہلا رمضان آپ نہیں بنا سکتے۔

سب کچھ آپ کو مل گیا۔ دو وعدے جو ایک سو سال کے بعد پورے ہونے لگے ہیں جن کی خواہشیں آپ دیکھتے ہیں یا ہزار سال کے بعد پورے ہونے لگی ہیں یا دوسرے ہزار سال کے بعد پورے ہونے لگی ہیں ان میں اس دن پورے ہو جائیں گے جس دن آپ خدا کے ہو چکے ہوں گے۔ جب سب کچھ آپ کا ہو گیا پھر مہینے ہی سوچیں ہیں پھر آپ کو اور کیا ضرورت ہے کہ پھر ہوں یا نہ ہوں، کیا ہے آپ کے لئے نیاز ہو جائے گا۔ آپ کو یقین ہے کہ وہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ لیکن آپ اس لحاظ سے ان سے ضرور بے نیاز ہو چکے ہوں گے کہ آپ نے اپنی ذات میں وہ وعدے پورے ہوتے دیکھ لئے ہوں گے۔

پس یہ وہ اہم رمضان ہے جس کے لئے میرے دل میں ایک طوفان اٹھا ہوا ہے کہ کسی طرح جماعت کو یہ بتا دوں کہ اس اگلی صدی کے پہلے رمضان میں آپ اس رمضان کو ختم ہونے دیں جس سبب سے آپ کا وجود اپنے لئے ختم نہ ہو جائے اور خدا کے لئے نہ ہو چکا ہو۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ کس شان کے ساتھ خدا آپ کا نشانہ ہے اور اس شان کے ساتھ دنیا پھر آپ کے بحالی کے لئے کدے کدے اقدام بھرتی چلی جاتی ہے۔ کوئی مشکلی شکل باقی نہیں رہے گی۔ کوئی پہاڑ کی بلندی پہاڑ کی بلندی نظر نہیں آئے گی۔ آپ ان کے قدموں کے نیچے بلندیاں ہوں گی آپ کے قدموں کی

برکت سے زمین کی چوٹیاں بنائی جائیں گی۔ آپ وہ ہوں گے جو بلندیاں عطا کرنے والے ہوں گے آپ بلندیاں مانگنے والے نہیں رہیں گے۔ جس خدا کے سے کہ آپ کو اور نیچے اس قسم کا رمضان نصیب ہو۔ جس کے بعد خدا ہمارا ہو جائے۔ جب خدا ہمارا ہو گا۔ تو خدا کی دنیا پھر ہماری ہی ہے۔ کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔

تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین یا ان کو احقین

مشتوحید ہوں

تحریک جدید کے دفتر اول کے تمام مجاہدین یا ان کے راجحین سے درخواست ہے کہ وہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت اپنے یا اپنے بزرگوں کے بند کھاتہ جات بحال کر دیں اس ضمن میں دفتر ہذا سے خط و کتابت کر کے ہمیں ان مجاہدین کے پتہ حات سے مطلع فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ کم محمد معین الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ چنداپور تقریر فرماتے ہیں کہ میری صحت تقریباً ایک ہفتہ سے پیر کے درد کی وجہ سے خراب ہے علاج جاری ہے لیکن کوئی افادہ معلوم نہیں ہو رہا ہے ڈاکٹر کا مشورہ ہے کہ آپریشن کیا جائے۔ خصوصی درخواست دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اسی طرح آپ دوسرے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چنداپور نے اردو روزنامہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء عدسہ جشن لشکر کے دن مسجد احمدیہ چنداپور کا سنگ بنیاد رکھا اور ساتھ ہی تعمیر کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع کیا گیا اس وقت فرش اور دیواریں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہیں اب چھت کا کام باقی رہ گیا ہے۔ مسجد کی تکمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

دعاۓ مغفرت

افسوس کہ محترم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب سابق مبلغ آف علاقہ لولاب کشمیر صرف چھ ماہ کو دل کے شدید حمل سے قادیان میں وفات پا گئے ہیں انا لکھنؤ والہا البیضاء حبیبون۔ مرحوم اپنی ریاضت منط کے بعد وقف جدید کے تحت بطور معلم ستائی تبلیغ میں مریض کا یکی تحصیل و ضلع امرتسر میں تعینات تھے۔ وہاں نو مسلم گھرانوں کی ایک فتنہ فطش جماعت تھی۔ وہاں جسم پر ایک انفکشن ظاہر ہونے کے بعد بیماری کی حالت میں ۲۴ ماہ کو ایک عزیز نوجوان کے ہمراہ قادیان آئے۔ مقامی طور پر علاج ہوتا رہا اچانک چھ ماہ کو اذان فجر کے وقت شدید دل کا دورہ ہوا۔ ہر قسم کی ڈاکٹری امداد کے باوجود شام چار بجکر دس منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا لکھنؤ والہا البیضاء حبیبون۔

مرحوم نے احمدیت کی خاطر بڑی صعوبتیں برداشت کیں جو آخر دم تک سوشل بائیکاٹ کی شکل میں قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین مرحوم موصی تھے اسی روز ۱۰ بجے بہشتی مقبرہ کے قطعہ علیہ تدفین عمل میں آئی۔

(خانہ دار محمد عبداللہ سابق نائب ناظر علی قادیان)

جماعت احمدیہ بھارت میں مسلمانوں کی تشکیلاتی کارکردگی

جماعت کے ہر طبقہ میں غیر معمولی جوش اور ولولہ ہے۔ جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا انعقاد پیغام حضور انور کی وسیع اشاعت اور تقسیم مساکین۔ بیتا ملی اور اسیران کو بھی خوشیوں میں شریک کرنے کا بابرکت پروگرام تمام ذرائع ابلاغی ریڈیو۔ ٹیلیویشن اور پریس کے ذریعہ وسیع نشر اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے تائید و نصرت کے زخاں سے۔

تفصیل: مکرم مولوی محمد اعجاز غوری صاحب ایڈیشنل سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادریان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہندوستان کی جماعتوں سے صد سالہ جشن تشکر کے ولولہ انگیز آغاز پر طے شدہ پروگرام کے مطابق جو تقاریر منامی گئیں اس کی تفصیلی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نئی صدی کے آغاز پر جماعتوں میں غیر معمولی جوش اور ولولہ پیدا ہو چکا ہے اور جماعت کے ہر طبقہ میں عورتیں اور بچوں نے یکجا ہو کر تمام تقاریر کو شایان شان طریق پر منانے کے لئے کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ان تقاریر میں عطا فرمائی ہے کہ ہندوستان کے شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں بلند کی گئی حمد و ثناء کے نذرانے کو بے دریغ اور جماعت کی بین الاقوامی حیثیت ایک نئی شان کے ساتھ تمام علاقوں میں ظاہر ہو رہا ہے جس کو اپنی اور برکاتوں نے بھی محسوس کیا۔ حتیٰ کہ بعض جگہوں پر نجانہ لہجے سے بڑا شوق نہ ہو سکا اور وہ لہجے دل کی بھرپور لہجہ سے بھرپور ہوئے لیکن کسی جگہ وقتی طور پر کوئی نہ کا ورتل پڑی ہو تو وہ ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتی تقاریر پر ایمان مخالفوں کا پتہ اُٹھ رہا ہے کہ جماعتی تقاریر کی ضرورت کیا ہے موجب ہوا۔

ذرائع ابلاغ ریڈیو۔ ٹیلیویشن اور اخبارات نے صوبائی سطح پر بھی اور ملکی سطح پر بھی پوری دلچسپی کے ساتھ ملک کی سیکولر روایات کے مطابق جماعت کی خبروں کو تعارف اور تصدیق کے ساتھ تفصیل سے شائع اور نشر کیا۔ جس سے ملک کے لاکھوں افراد جماعت احمدیہ سے متعارف ہوئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی علیہ السلام اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی اور دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ یسویں ویسٹی کا جو کام جماعت کو کھانا روپے خرچ کر کے بھی نہ کر سکتی تھی وہ بغیر کسی خرچ کے نہایت شاندار رنگ میں ظاہر ہوا الحمد للہ علی ذاتک۔

جماعتوں کی طرف سے موعودہ تفعیلی رپورٹوں کو بین و حسن پیش کیا جائے تو کئی صفحات میں سمیٹی جاسکیں گی اس لئے اختصار کے پیش نظر موعودہ رپورٹوں کے خلاصے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ تمام جماعتوں نے پروگرام کے مطابق نفی روزہ۔ نماز تہجد۔ صدقات و قربانی کا اہتمام اور حسب توہین و حسب حالات شایان شان طور پر چرائیا۔ گرنے اور اس جشن اور اپنے جماعتی وجود کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان امور کا انفرادی طور پر ذکر نہیں کیا جا رہا ہے۔ کوئی گاؤں کوئی

شہر جہاں جماعت کے چند افراد بھی رہتے ہوں ایسا نہ رہا جہاں چرائیا نہ کیا گیا ہو۔ نفی روزہ۔ نماز تہجد اور صدقات کا اہتمام نہ کیا گیا ہو۔ چرائیاں کے سلسلے میں جہاں برقی لہر سے استفادہ کیا جاسکتا تھا وہاں رنگ برنگے قمیضوں سے مساجد و جماعتی عمارات اور گھر وں کو نقشہ نور بنایا وہاں کئی جگہوں پر ہزاروں کی تعداد میں مٹی کے شیے روشن کیے گئے اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ کشمیر کے بعض دیہات میں جہاں پوری آبادی احمدیوں پر مشتمل ہے۔ ۳۰۔ ۳۰۔ ۳۰ ملو میٹھا تیل استعمال کر کے چیراغاں کیا گیا۔

موصول رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان تقاریر کو کامیاب بنانے میں جماعت کا ہر طبقہ مرد بھی اور عورتیں بھی بچے بھی اور نوجوان بھی عرب کے عرب پوئے جوش و جذبہ کے ساتھ مصروف تھے۔ اس لئے اب چند ناموں کا ذکر کر کے حوالہ نہیں دیا۔ اب تو یہ ہے کہ کس نام کا ذکر کیا جائے اور کس کو چھوڑا جائے ایک جماعت میں مثلاً جلسہ یوم مسیح موعود میں چند اصحاب تقریریں کر رہے تھے تو دوسری طرف چند اصحاب صدقات اور گوشت کی تقسیم کے کاموں میں مصروف تھے۔ جن اصحاب کو شعبہ جات کے اختیارات کے لحاظ سے یاد دیکر ذمہ داروں کے

کاموں کی بجا آوری کے سلسلے میں نمایاں کام کرنے کا موقع ملا ان کے ناموں کا بھی ذکر کیا جائے تو ایک لمبی تفصیل بن جاتی ہے۔ اس لئے ناموں کے ذکر کو اختصار کے پیش نظر بھی ترک کر دیا گیا ہے جہاں کوئی خاص ضرورت محسوس ہوتی وہاں متعلقہ نام کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ اس لئے رپورٹوں کے خلاصے درج کرنے سے قبل ہندوستان کی ہر بڑی اور چھوٹی جماعت کے تمام افراد کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازے اور نئی صدی جو غلبہ اسلام کی صدی ہے اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کا اہل بنائے۔

رپورٹوں کے خلاصے پانچ ذیلی عنوانات کے تحت جماعت دار درج کیے گئے ہیں۔ تاکہ ایک پروگرام کے تحت تمام جماعتوں کی کارکردگی واضح ہو سکے۔ اور وہ عنوانات یہ ہیں۔

- ۱۔ جلسہ ہائے یوم مسیح موعود و اللہ السلام کا انعقاد۔
- ۲۔ مساکین۔ یتیم اور اسیران کو کھانا کھلانے وغیرہ کا پروگرام۔
- ۳۔ پریس و پبلسٹی۔
- ۴۔ بچوں کے پروگرام۔
- ۵۔ پیغام حضور انور کی اشاعت

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا انعقاد

۱۔ لکھنؤ ۲۳ مارچ کو گنگا پر مشاد میموریل ہال میں آباد لکھنؤ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت ایک غیر احمدی دوست محترم مرتضیٰ حسین صاحب سابق جسٹس اور لوک ایکٹ یو پی ایمان خصوصی کے۔ احمدی محرمین کے علاوہ جناب بی۔ جے کدالی جی ڈائریکٹر یو پی مالدارانی اتھارٹی کارپوریشن اور فادر لیوڈ سوزا اور جناب بی۔ کے جندل اور جی جی ساجی کارکن نے بھی خطاب کیا اور محترم ایمان خصوصی نے اپنی صدارتی

تقریریں کیا کہ امام جماعت احمدیہ کے پیغام سے ثابت ہے کہ یہ جماعت اسلام اور انسانیت کی خدمت کی راہ پر گامزن ہے۔

۴۔ بنارس

۲۳ مارچ کو پور نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں جماعت کے سب افراد مرد و زن نے شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

۲۴ مارچ کو لجنہ امان اللہ بنارس نے مکرم سمیع خالص صاحب کے مکان پر علیحدہ جلسہ کا اہتمام کیا۔

۵۔ احمدیہ

۲۳ مارچ کو محلہ میں مناسبت جگہ پر اسمبلی تیار کر کے جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ مخالفت کے باوجود حوالیس سے زائد غیر از جماعت افراد نے شرکت کی۔ حاضرین جلسہ میں اور غیر احمدیوں کے گھر گھر بنا شیرینی تقسیم کی گئی۔ تمام جماعت اور مدعوین کے لئے رات کے کھانے کا جماعتی طور پر انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت افراد نے اس دعوت میں شرکت کی۔

۲۴ مارچ کو لجنہ امان اللہ کے زیر انتظام علیحدہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں غیر از جماعت مستورات اور بچوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں تقاریر کے علاوہ ناصرات کے عذری مقابلے بھی کروائے گئے۔ شرکاء جلسہ میں بھلی تقسیم کئے گئے۔

۲۶ مارچ کو خدام احمدیہ کے زیر انتظام مسجد احمدیہ میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔

۶۔ مسکرا

۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ منعقد کیا گیا جو رات ۱ بجے تک جاری رہا۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۷۔ شاہ پور

۲۵ مارچ کو احمدیہ مشن ہاؤس شاہ پور میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور ۲۶ مارچ کو اودے پور کشیا میں

جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور جماعت اودے پور نے تمام احباب کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا۔

بہار

۱۔ بھگالپور

۲۴ مارچ کو شاندار رنگ میں جلسہ منایا گیا جس میں بھگالپور کی جماعت کے علاوہ برہ پورہ، مونکھیر، خانیپور ملکی اور بلاری وغیرہ جماعتوں کے افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر سب مقامی احمدی اور جماعتوں نے مل کر گھو اجماع کیا۔

۲۳ مارچ کو لجنہ امان اللہ بھگالپور نے جلسہ کا انعقاد کیا اور جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۲۔ برہ پورہ

۲۴ مارچ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ شروع کیا گیا لیکن مخالفین کے بلوہ اور نفیسی اس کے خیال سے جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔

۲۵ مارچ کو لجنہ امان اللہ کے زیر انتظام جلسہ منعقد کیا گیا جو بہت کامیاب رہا اس میں غیر احمدی وغیرہ مسلم مسخورات نے بھی شرکت کی۔

۳۔ خانیپور ملکی

۲۴ مارچ کو مسجد احمدیہ کے صحن میں شاہ پور اور لاڈل سچیکر کا انتظام کر کے وسیع پیمانے پر جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔

۴۔ شہید پور

۲۴ مارچ کو صبح ہی سے پروگرام شروع ہو گئے سب سے پہلے حضور انور کی ویڈیو کنیٹ دکھائی گئی پھر اطفال خدام و ناصرات نے اسپورٹس میں حصہ لیا۔ تمام چھ بچہ جلسہ یوم مسیح موعود شروع ہوا۔ جس میں غیر احمدی، غیر مسلم افراد اور اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ احمدی مقررین کے علاوہ جناب سبیل کار نے (ALANKA) جو سنگھ جوہر نے شرکت کو نفل کے جرنل سیکرٹری ہیں بھی تقریر کی۔ انگریزی اور

ہندی کے نمائندے اور شاعرت انجیلوں جیسے کی غیر شائع ہوئی۔ اس میں ایک دن کے افراد پر مشتمل ایک غیر احمدی فیصلی کو بیعت کر کے امتدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

۵۔ دیو گھر

۲۳ مارچ کو دیو گھر میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا جبکہ اس تاریخ کی دن کے افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی جو مکرم سید عبد الباقی صاحب حج انچارج دیو گھر کے زیر تبلیغ تھے۔

۶۔ بلاری

۲۴ مارچ کو لجنہ امان اللہ جماعتی سہی جماعت ہے لیکن صدر صاحب جماعت کم دعو مت پر بھگالپور، خانیپور ملکی اور مونکھیر اور دیو گھر سے احمدی احباب تشریف لائے اور وسیع پیمانے پر ۲۴ مارچ کو جلسہ منعقد کیا گیا تعلیم یافتہ غیر مسلم بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے اور تقاریر سے متاثر ہو کر شری ایم این شوکا منجور کو بینک شیخ صاحب نے خاص طور پر اعزازات دے کر جماعت کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ مکرم سید عبد الباقی صاحب دیو گھر سے فو مباحثین کے ہمراہ تشریف لائے اور حق فی حد سے زیادہ حاضرین کی تعداد ہو گئی۔

۲۵ مارچ کو لجنہ امان اللہ بلاری نے بڑے اہتمام سے جلسہ کیا جس میں غیر از جماعت مستورات کو مدعو کیا۔ چنانچہ ۵۵ غیر از جماعت مستورات نے شرکت کی اور جلسہ کی کاروائی کو آخر تک سنا۔ جلسہ کے اختتام پر ناصرات کی ناشتہ اور چائے سے تواضع کی گئی۔

۷۔ سہلیہ رنجی

۲۴ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود کا اہتمام کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب نے ہلا کی تعداد میں شرکت کی۔ بعد نماز مغرب دعوت و ناصرات شاہ پور تک یہ جلسہ جاری رہا۔

بہنگال

۱۔ کلکتہ ۲۴ مارچ کو بعد

نماز مغرب مسجد احمدیہ کے احاطہ میں نئے تعمیر شدہ وسیع نمائش ہال میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں غیر احمدی جسٹس ایس نے مسعود صاحب ہمان خصوصی کے علاوہ ڈاکٹر جبریل صاحب جو پٹر کلکتہ یونیورسٹی کے شعبہ فارسی کے سابق صدر اور آل انڈیا سسٹہ سمیلن کے جرنل سیکرٹری تشریف برندن پر شاد بھٹا چاریہ نے شرکت کی۔ احمدی مقررین کے علاوہ ان احباب نے بھی تقاریر کیں اور جماعت کے بارہ میں اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا۔ جلسہ میں غیر مسلم اور غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ کے دوسرے دن خرمیا ایک درجن اودو۔ انگریزی اور ہنگو روز ناموں اور ہفت روزہ اخبارات میں تفصیل سے خبریں شائع ہوئیں۔

۲۵ مارچ کو لجنہ کے زیر اہتمام اور ۲۶ مارچ کو جنس انصار اللہ اور مجلس خدام احمدیہ کے زیر انتظام علیحدہ جلسوں کا اہتمام کیا گیا۔

۲۔ چھوٹا کلکتہ

۲۴ مارچ کو جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔

۳۔ کبیرہ

۲۴ مارچ کو مجلس خدام احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔

اٹلیہ

۱۔ بھویشور

۲۴ مارچ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں غیر از جماعت افراد کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مولوی اسماعیل موگھری ایک بڑا جلوس لے کر شہر کی نیت سے ہو گھر سے بھویشور آئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی قوت شہر کی انتظامیہ کی مدد خلیت اور شہر کی تدارک سے ان کا منصوبہ ناکام ہو گیا۔ الحمد للہ۔

۲۔ پٹنہ کال

۲۴ مارچ کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ اور جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۵۔ ۲۸ مارچ کو لجنہ امداد اللہ کا جلسہ ہوا جس میں لجنہ و ناصرا مت میں شیعہ غی تقسیم کی گئی۔

۵۔ ۲۹ مارچ کو جماعت احمدیہ بینکال میں ایک تبلیغی جلسہ عام کا اہتمام کیا جس میں پانچ صد سے زائد غیر از جماعت افراد شریک ہوئے۔ نیز علاقے کے ممبر پارلیمنٹ اور سرکاری افسران اور ڈاکٹر صاحبان وغیرہ نے بھی شرکت کی۔ احمدی مقررین کے علاوہ شری پرمانند واس۔ شری آکاشا ش مہانتی اور راجند پرام صاحب اور رانج کیشور مہانتی صاحب نے بھی نقاد برکیں۔ اور جماعت کے بارے میں اپنے نیک تاثرات کا اظہار کیا۔

دو پریس رپورٹر نے بھی جلسہ میں شریک تھے۔ باہر سے تشریف لائے ہوئے سب جہانوں کی مشروبات اور لوازمات سے تو امداد کی گئی۔

۳۔ سونوار ۲۹ مارچ کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس روز ایک قریب تبلیغ و دعوت حریف خان صاحب کو بیعت کرنے کی ترغیب دی۔

۴۔ کینڈرا پاڑہ ۳۰ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا جس میں غیر مسلم اور غیر احمدی افراد نے بھی شرکت کی۔ محترمہ مہمانوں کے ساتھ دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور تمام حاضرین میں شیعہ غی تقسیم کی گئی۔

۵۔ کرڈ ایلی ۳۱ مارچ کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ مرکز میں نمائندہ کرم مولوی شیعہ راج صاحب خواجہ کو اس سے استنادہ کیا گیا۔ اس سے قبل ۲۸ مارچ کو ایک جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں پانچ صد سے زائد غیر مسلم و غیر احمدی افراد نے شرکت کی اور احمدی مقررین کے علاوہ لجنہ غیر مسلم مقررین نے بھی اس جلسہ سے خطاب کیا۔ تمام غیر از جماعت جہانوں کو - RASHI - دی گئی۔

۶۔ کیرنگ ۳۱ مارچ کو مسجد احمدیہ کے وسیع و عریض احاطہ میں شایان شان رنگ میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد ہو گیا میں آیا

جس میں بعض غیر مسلم اور غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

۷۔ پکوردوالہ ۳۱ مارچ کو جلسہ منعقد کیا گیا جس میں غیر احمدی اور غیر مسلم دوست بھی شریک ہوئے جلسہ کے اختتام پر جہانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

۸۔ اندھرا پور دیش

۱۔ حیدرآباد و سکندرآباد ۱۔ ۲۸ مارچ کو جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے زیر اہتمام شاپن فلکشن ہالی میں وسیع پیمانے پر جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس کے لئے چار ہزار دعوتی کارڈ تقسیم کئے گئے تھے۔ ایک مخالف کی تقریر کے باوجود کثیر تعداد میں غیر از جماعت لوگوں نے شرکت کی۔

شری پند عنصر نے جلسہ کے دوران بجلی کا فیوز آڑا کر تقریر پھینکے جس سے ایک احمدی نوجوان زخمی ہوا اور پٹاخہ بم بھی پھینکا گیا لیکن وہ پوری طرح بھٹ نہ سکا خود ہی طور پر شہر کی انتظامیہ نے شری پندوں کو قابو کیا اور جزیئر کے ذریعہ بھلی جانو کے راستہ گیارہ بجے تک جلسہ کا پروگرام جاری رہا دوران جلسہ حاضرین میں شیعہ غی تقسیم کی گئی۔

۵۔ ۲۹ مارچ کو لجنہ امداد اللہ کے زیر اہتمام اسی ہالی میں شایان شان رنگ میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ۲۰۰ سے زائد غیر از جماعت مشرکین شریک ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کے لئے دوپہر کے کھانے کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔

۴۔ جٹ پور ۳۱ مارچ کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیعہ غی تقسیم کی گئی۔

۳۔ چنڈاپور ۳۱ مارچ کو ایک خوبصورت پنڈال تیار کر کے جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں چنڈاپور کے علاوہ کاماریڈی اور شری و جوار کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی نیز متعدد متقاضی غیر از جماعت افراد بھی شریک ہوئے۔

۴۔ چنڈہ کنڈ ۳۱ مارچ کو جلسہ پورے اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین جلسہ کے علاوہ پورے گاؤں کے امیر و غریب ادب کے لئے کھانے کی دعوت کا انتظام کیا گیا۔ ساتھ کے گاؤں و زمان کے احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی اور مخالفین کے بیج کرنے کے باوجود غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اس روز ایک زیر تبلیغ دوست کو بیعت کرنے کی سعادت ملی۔

۵۔ ۲۸ مارچ کو لجنہ امداد اللہ کے زیر اہتمام جلسہ ہوا جس میں غیر مسلم اور غیر احمدی خواتین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

۶۔ وڈمان ۲۸ مارچ کو وڈمان میں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں متقاضی غیر احمدی اور چنڈہ کنڈ کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کے لئے کھانے کی دعوت کا انتظام کیا گیا۔

۱۔ کنگلور ۳۰ مارچ کو جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ نئی جماعت سب سے غیر احمدی دوستوں کو بھی دعوہ کیا گیا تھا۔ جو مخالف حالات کے باوجود شریک ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر شیعہ غی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

۱۔ یارگیر ۳۱ مارچ جماعت احمدیہ یادگیر نے صد سالہ جشن تکبر کے مناسبت میں جہاں اجتماعی طور پر سحری اور انٹاری کا انتظام

کیا وہاں ۲۲ اور ۲۳ مارچ کو تین جلسوں کا اہتمام کیا۔ ایک جلسہ ۲۴ مارچ کی شب کو جو رات بارہ بجے تک جاری رہا۔ دوسرا جلسہ ۲۵ مارچ کی صبح کو منعقد ہوا اس دن مضامین سے آئے ہوئے ۹ زیر تبلیغ افراد نے بیعت کی۔ اسی روز رات کو جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ تمام جہانوں کو تینوں وقت کھانا کھلایا گیا۔ ۳۰ مارچ کو سینکڑوں کی تعداد میں گیس بھرے عباسی جن کے ساتھ تبلیغی فولڈر بند سے تھے فضا میں چھوڑے گئے۔ یہ نہایت خوبصورت منظر تھا۔

۵۔ ۲۶ مارچ کو لجنہ امداد اللہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔

۲۔ دیو درگ ۱۹ مارچ سے ۲۸ مارچ تک جشن تشر کے پروگرام شاندار رنگ میں جاری رہے۔ ۳۰ مارچ کو پوری تیاریوں اور پورے اہتمام کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا۔ جس کی پہلی کئی دن پہلے سے کی جا رہی تھی۔ افضلہ تعالیٰ دیہاتوں سے کثیر تعداد میں لوگ تشریف لائے۔

اور دوران جلسہ ہزاروں صاحب جماعت کی کلچرل شیعہ پنچایت کے صدر صاحبان۔ ساہوکاروں۔ اور زمینداروں اور پٹیلیوں وغیرہ کو کئی دعوت دی گئی تھی۔ توقعات سے بڑھ کر تمام تشریف لائے۔ پہلے چھ ویک چاول تیار کر کے کئے گئے۔ یہ غنم ہونے پر مزید تیار کر کے کئے۔ گیارہ بجے سے

مغرب تک تھانوں کی دعوت کا سلسلہ جاری رہا۔ کچھ احباب جماعت یادگیر اور تیار پور سے بھی تشریف لائے تھے۔ جماعتی پرچم کے ساتھ قومی پرچم بھی لہرایا گیا۔ جماعت دیو درگ کے افراد تھوڑے اور ملازم پیشہ ہیں اکثر نے ایک ایک ہفتہ رخصت لے کر جشن تشر کی بھرپور تیار کیا۔

۳۔ نیجا پور ۲۸ مارچ کی تمام کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا جو راستہ

گیا اور بیچہ تک جاری رہا۔

۱۔ تعلیمی

جماعت تیسری کے بچے
تفصیلاً ماحول کے بارے میں ایک بار
دہرہ کر دیا گیا اور ٹاؤن سیمینار
کا سہارا دیا گیا۔ اس کے بعد
مختلف شعبوں کے افسران کی
ساتھ مل کر ماحول کے بارے میں
سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس کے
بعد ماحول کے بارے میں
اور ماحول کے بارے میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں
۵۔ ماحول کے بارے میں
میں ماحول کے بارے میں
میں ماحول کے بارے میں

۲۔ سیاحت

ماہ مارچ کو جلسہ
کا افتتاح کیا گیا۔ غیر احمدی دوست
بھی شرکت ہوئے۔ شرعی بار
پانڈے، اسٹینٹ نشریات
اور شرعی چتر شریک ہوئے۔
سارے شرکت کی۔ ماحول کے
بحریت اور ماحول کے
شہر اور ماحول کے
شرکت کی۔ ماحول کے
حاضرین کو کھانا کھایا گیا۔

۳۔ شہر

شاہان شاہان ونگ میں جلسہ
میں ماحول کا افتتاح کیا گیا۔ جس
کا شہر کے لئے اشتہارات
پیش کیا گیا اور ماحول کے
میں ماحول کے لئے
جماعت احمدیہ کے لئے
شرکت کی۔ جناب
پرنسپل آفیسر مہمان خصوصی تھے۔
مہربان اور ماحول کے احمدی اصحاب
نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

۴۔ ماحول

۱۔ ماحول
شعبہ ماحول میں جلسہ
میں ماحول کا افتتاح کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ
کا افتتاح کیا گیا۔ جس میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں

تعلق رکھنے والے تعلیم یافتہ

۵۔ ماحول کے بارے میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں

۶۔ ماحول

جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا اور
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔
۵۔ ماحول کے بارے میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں
تفصیلاً ماحول کے بارے میں

۷۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود کا افتتاح
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۸۔ ماحول

۱۔ ماحول
ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۹۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۱۰۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۱۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۲۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۳۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۴۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۵۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۶۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۷۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کو
اور غیر احمدیوں کو کھانا کھایا گیا۔

۲۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۳۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۴۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۵۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۶۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۷۔ ماحول

ماہ مارچ کو جلسہ
کے لئے کیا گیا۔
ماہ مارچ کو جلسہ سیرت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس
میں غیر احمدی جماعت احمدیہ نے بھی
شرکت کی۔

۱۴۔ پونچھ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود پشاور رنگ میں منایا گیا جس میں قرب و حجاز کی جماعتیں لوہارکے سما لائن کوٹلی۔ گور سائی سیواہ پٹیانہ تیر۔ منکوٹ۔ چھوڑگاں۔ کشمیر۔ درڈلیاں۔ لونان بانڈی وغیرہ سے ۵۰۰ احمدی احباب تشریف لائے۔ نیز پونچھ شہر کے معززین نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے دوران عذاتے کے ایم ایل نے چوہدری محمد بشیر صاحب تشریف لائے اور جلسہ کی صدارت کی اور مستقل نمائش ہوتیار کی جاچکی تھی کا مشاہدہ کیا۔ نیز ۲۴ مارچ کو جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور معززین شہر مسجد احمدیہ تشریف لائے اور باقاعدہ نمائش کا افتتاح عمل میں آیا۔

پہار اشتر

۱۵۔ بھٹی ۲۳ مارچ کو ۷۰۸۰۰ ہونٹل کے ہال میں جلسہ یوم مسیح موعود پورے اہتمام سے منایا گیا۔ شہر کے معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔ ٹیلیویشن کے نمائندے بھی تشریف لائے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت سے تشریف پور گرام میں اس جلسہ کی خبر نور منظر ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اس دن رات کو مشن ہاؤس کے احاطہ میں جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔

۱۶۔ پونہ منیر احمد صاحب محبوب شیر صدر جماعت پونہ نے لکھا کہ مکرم خلیل احمد صاحب شیخ اور مکرم طاہر احمد صاحب عارف بھی اپنی فیملیوں کے اور عزیز انبیا احمد صاحب مختلف مقامات سے ایک دن قبل صد سالہ تقاریب منانے کے لئے پونہ آگئے تھے۔ قسربانی کرنے اور غرباد کو کھانا کھلانے وغیرہ کا پروگرام بنایا گیا تھا لیکن جماعتین سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی اور لہجائیوں کا ایک ہجوم تنہا اور ہو گیا۔ لیکن پولیس کی سب سے سخت مداخلت سے حالات پر قابو پایا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان فرمایا کہ پولیس نے ہتھیں اور مخالف گروپ کے چہرہ لوگوں کو ہلکا کر اختلاف کی حقیقت معلوم کی اور ہمارے عفو و بردباری

میں کرہ ہر قسم کے تعاون اور عفا ظلت کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کو سمجھ عطا فرمائے۔

۱۷۔ ساونت واری ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود منایا گیا جس میں ساونت واری کے احباب عجم کے علاوہ انکی اور بیجا پور کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ حمد احمدیوں اور غیر از جماعت لوگوں میں مشیرینی تقسیم کی گئی۔

۱۸۔ ساکین پیتاچی اور

اسیروں کو کھانا کھلانے

اور خوشی میں شریک کرنے کے پروگرام

۱۹۔ قادیان

یوٹیل

۱۔ شاہجہانپور ۲۴ مارچ کو بعد نماز جمعہ غرباد و ساکین کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

۲۔ بہار

۱۔ آگرہ ۲۴ مارچ کو جماعت نے ۳۰ ساکین کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا۔

۳۔ جمشید پور ۲۴ مارچ کو غرباد میں تقریبی اور بار چاشت تقسیم کئے گئے۔

۴۔ کلکتہ

ایک سو ساکین اور ۲۵ مارچ کو ایک سو سے زائد بیوگان و پیتاچی کو کھانا کھلایا گیا۔ اور ۲۴ مارچ کو علی پور سترلی جیل کے ۸۰۰ سے زائد قیدیوں میں پھیل تقسیم کئے گئے۔ ان سب بیوگانوں کی تفصیل اخبارات میں شائع ہوئی۔

۵۔ چھوٹا کلکتہ ۲۴ مارچ کو

ساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

۳۔ کبیرہ مورخہ ۲۴ مارچ اور ۲۵ مارچ کو ہسپتال میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مریضوں کو پھل اور مختلف کھانے کی چیزوں کا تحفہ پیش کیا گیا۔

۴۔ اڑیس

۱۔ کچھو بنیشورہ ۲۵ مارچ کو ۲۰۰ غرباد کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲۶ مارچ کو لوکل جیل میں جا کر ۲۰ قیدیوں کو تاحیثہ کروایا گیا اور حضور کا پیغام تقسیم کیا گیا اور مسلمان قیدیوں کے لئے قرآن کریم کے نسخے فراہم کئے گئے۔

۲۔ بینکال ۲۶ مارچ کو اجتماعی دعوت کا انتظام کیا گیا جس میں بستی کے سب افراد امیر غریب مرد عورت بچے سب شریک ہوئے۔

۳۔ کیندرا پاڑہ ۲۶ مارچ کو جماعت کے افراد نے کھانا اچھی طرح کیا اور ساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

۴۔ چودوار اگرچہ جماعت مختصر ہے لیکن چند احباب نے مل کر بیرو کالونی میں جا کر ۱۰۰ غرباد کو پھل اور بسکٹ کے پیکیٹ تقسیم کئے۔

۵۔ کرڈاپلی ۲۶ مارچ کو ۲۰ کونٹل چاول اور تین سو روپے نقد ساکین میں تقسیم کئے گئے۔ اور ہسپتال میں جا کر تمام مریضوں کو پھل اور بسکٹ وغیرہ کا تحفہ پیش کیا اور ۲۶ مارچ کو گاؤں کے سب افراد کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

۶۔ کیرنگ

ہمایہ گاؤں کے افسر و جوان گئے سے متاثر تھے دو کونٹل چاول اور ۶۰ روپے نقدی امداد دی گئی۔ غورہ میں ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کر کے پھل وغیرہ تحفہ پیش کئے گئے۔ مجموعی طور پر ۸۰۰ سے زائد قسریہ

گوشت تقسیم کیا گیا۔

۵۔ آندھرا پرادیش

۱۔ حمید آباد تین بکرے صدقہ کر کے ساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ نیز دس بکرے قسربانی کر کے تمام احباب جماعت میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

۲۔ جڑچرل ۲۴ مارچ کو ۲۵۰ غرباد کو کھانا کھلایا گیا۔

۳۔ چیتا پور ۲۴ مارچ کو ساکین اور پیتاچی کو کھانا کھلایا گیا۔ نیز صبح دوپہر اور شام کو عملہ ہاتھوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

۴۔ جنت کٹھ ۲۴ مارچ کو تین جانور ذبح کر کے ساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا اور چھ کونٹل چاول تقسیم کئے گئے۔ نیز پیتاچی اور بیوگان میں بکرے تقسیم کئے گئے۔ اور پولیس گاؤں میں مشیرینی تقسیم کی گئی۔

ہسپتال میں مریضوں کی عیادت کر کے دو دودھ اور دس روپیہ ہمایہ کی گئی۔ پولیس اسٹیشن میں زمرہ حرست افراد کو پھل اور دودھ فراہم کیا گیا۔ گورنمنٹ ہسپتال اور پالی سکول کے طلباء میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ لجنہ نے بھی غرباد میں پارچہ تقسیم کئے۔

۵۔ کرناٹک

۱۔ بینگلور ۲۴ مارچ کو دو صد کے قریب یتیم بچوں کو کھانا کھلایا گیا۔

۲۔ یادگیر ۲۴ مارچ کو صبح سے دوپہر تک ۱۰۰ سے زائد ساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲۶ مارچ کو پانچ ہسپتالوں کے ۵۵ مریضوں کی عیادت کی گئی اور انہیں میوہ جات کا تحفہ پیش کیا گیا۔

۳۔ تیجا پور قسربانی چاول پکوا کر ۲۴ اور ۲۵ مارچ کو ساکین کو کھانا کھلایا گیا۔

اسک

۴۴ مارچ کو ہسپتال
میں جا کر مریضوں کو بریڈ اور مسندوں
کا تحفہ پیش کیا گیا اور جیل میں جا کر
تمام قیدیوں میں شیرینی اور مسندوں
کا تحفہ پیش کیا گیا۔

۵۔ دیوبند و بزرگ ۱۳ مارچ کو

[illegible]

۔۔۔ تا مل نہ خور

ایڈیٹر اس

۴۔ کوٹلہ خرباء میں گوشت

تقسیم کیا گیا۔ ۳۰ طلباء میں مسلمان
تقسیم کی گئی تھی۔ مسلمانوں میں پانچ سال کے
۱۱ عمر لیں اور باقی نابالغ اور ڈاکٹر اور
اور ملازموں میں ایک تقسیم کیے گئے۔
۱۱ قیدیوں کو دو پہر کا کھانا دیا
گیا۔ ۴ اور دن بھر مارا کر خوام میں
بشیر فی تقسیم کیا گئی۔

۱۵۳ یتامی و بیرونان کو کھانا
کھلا یا گیا۔

۱۰۰۔ میٹلا پالیم ۳۲ مارچ کو

10

۱۔ بیت گناہی
مہر مارچ کو
بیت گرد غیر مسلم و غیر احمدی غریب
گھرانوں میں چاول تحلیلوں میں
پیک کر کے تقسیم کئے گئے۔

۲۔ الانلور جانور و بیج کے

سہ - کو چین

۱۰۰ - ابو محمد کشمیری

۱۔ الوجہ۔ مبلغ سلسلہ کرم

سسر رہا کرتے ہوئے جناب
نہندرسنگھ صاحب پجیاسا
ایڈووکیٹ اور کرم محمد زمان
صاحب ایڈووکیٹ نے تقریریں
بعد ا ایک قیدی میر محمد صاحب
نے تقریر کرتے ہوئے جماعت
کی طرف سے قیدیوں کے ساتھ
عُسن سلوک کا شکریہ ادا کیا۔
آخر میں جناب ڈپٹی کمشنر محترم
استغاثی احمد صاحب نے تقریر
کرتے ہوئے جماعت کا اسلامی
خدوات اور خاص طور پر قیدیوں
کے متعلق کیا جا رہی خدوات کی
بہت تعریف کی لہذا یہ کہ ضلع کا
کمشنر ہونے کے باوجود تجھے
کوئی یہ خیال نہیں آیا کہ جیل کی
ادبھی دیواروں کے اندر بھی کبھی
جا کر دیکھوں لیکن آج جماعت
احمدیہ کے اس پروگرام نے میرے
اندر یہ احساس بیدار کر دیا ہے
جس کے لئے میں جماعت احمدیہ
کا ممنون ہوں۔

تقریر کی پروگرام کے بعد حمد
حاضرین کو REFRESHMENT
دی گئی۔ اور تمام قیدیوں میں جان
کی طرف سے پھلوں کا تحفہ پیش
کیا گیا۔

۲- مجروحان

احباب جماعت نے عرباء و مشائخ کو مدعو کر کے ان کے ساتھ ایک بیٹھ کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ مسطورہ کے لئے بھی مختصرہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اسی کے علاوہ غریبوں میں کھانا اور چاول بھی تقسیم کر کے گا۔

۳۔ ستر ہنگامہ ایک ہکراذبح کر کے اسیا یوں اور ساکین میں گودھتہ تقیم کیا گیا۔ ۲۵ مارچ کو خون عطیہ پیش کرنے کا پہلا کیمپ لگا گیا جس میں کشتیر کی مختلف جاعتوں سے کثیر تعداد میں نوجوان خون عطیہ پیش کرنے کے لئے تیار تھے لیکن پہلے مرحلہ کے طور پر ۲۵ نوجوان کے خون کو عطیہ لیا گیا۔

۴۔ یارزی پورہ

جانور ذبح کر کے اٹھا کو نعلی گوشہ
غیر از جماعت نوگوں میں تقسیم
کیا۔ انفرادی طور پر غرباء کو تفاد
سبھی کھلا یا گیا۔ یارزی پورہ۔

۴۔ کاکٹھ پورہ میں بھی جانور ذبح کر کے بستی والوں میں شگوشت تقسیم کیا گیا۔

ذرہ - کوریل
 بیوکان ویتنام کو
 کھانا کھنا یا گیا۔ لقمہ سے امداد
 دی گئی اور ہم خدام سے خون کا شعلہ
 قبول کیا گیا۔

۶۔ آسنور ۳۳۰ ہارچ کو جانور
 دینے کو کے گوشت تقیم کیا گیا۔ نیز
 ۳۳۰ ہارچ کو نیز روپے نقد غریبوں
 میں تقیم کئے گئے۔ ۳۳۰ ہارچ کو
 خون کا احطیہ قبول کیا گیا۔

نصر آباد رو جانور ذبح کر کے لہا کو نسل کو شہت تقسیم کیا گیا۔ اور مہما یہ لہتی والوں کو کھانے پر مدعو کیا گیا۔ گورنمنٹ ہائی سکول نصر آباد کے ناوار خنباء کو ڈیپٹی مہراز روپے کی نقد ملازمت دی گئی۔

۸۔ آرموسان ۳۴ مارچ کو غیر ہوا
کوئی ناکھلا یا گیا۔

۹۔ ریشی ٹنگم۔ جماعتی طور پر سیاحت
جائو رنہج کر کے تمام بستی میں گوشت تقسیم
کیا گیا۔ ۶۔ خدام کے خون کا عطیہ پیش
کیا گیا۔

۱۰ شورت جانیر ذبح کر کے منب

۱۱۔ بارہی تپاری شہام :- دو جانور ہیں۔
 کر کے ایک گونفل کے قریب جاویں
 چکوائے شہرے اور غرباد کو کھانا کھلایا گیا
 محضہ انار اللہ کی طرف سے شیرینی اور حلوا
 تقسیم کیا گیا۔

۱- چهار راسخ

۱۔ سزا و عتاب و اذاریں ۱۔ سوا پیر بارج کو ایک
بطور عذوقہ کر کے غریب باد میں گوشت تقسیم کیا گیا
۲۔ پیر ۲۔ غریب باد کو کھانا نہ کی تیار
کر ڈاکٹر تھی لیکن شریعت میں ایسوں کے
سے اس پر دیکھ نام میں غفلت پڑ گیا۔
۳۔ پیر ۳۔ ایک جانور ذبح کیا گیا
بعد میں غریب باد میں گوشت تقسیم کیا گیا۔
۴۔ پیر ۴۔ پیر انڈیا میں ۱۔ دو بار

اعداد و شمار مطلوب ہیں

جماعتوں کی طرف سے صد سالہ جشنِ شکر کی تقاریر کی تفصیلی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں جس کا خلاصہ نکال کر حضورِ انور کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اعتبارِ دستور میں شائع کروایا جا رہا ہے۔ لیکن بہت کم جماعتیں اعداد و شمار درج کرتی ہیں۔ جس سے اصل مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے گزارش ہے کہ جس جماعتوں نے رپورٹیں بھجوا دی ہیں وہ بھی مندرجہ ذیل کوائف سے جوہلی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

۱۔ غریب و مساکین و نیاز مند کو کھانا کھلانا۔ تعداد غریب کی انگ۔ تیناں و بیوگان کی انگ۔ انگ ہو۔ کس قدر جلد و غیرہ پکائے گئے۔ کس قدر نقدی کی صورت میں امداد دی گئی۔ پارچات کتنی تعداد میں یا کوئی اور امداد معین مقدار اور تعداد میں۔ ہونا چاہیے۔

۲۔ اسیران کے لئے پروگرام۔ کتنے قیدیوں کو کیا تحفہ پیش کیا گیا اسی طرح مریموں یعنی کتنے مریموں کو کیا تحفے دیئے گئے۔ بڑے بڑے انجمن بھی تعداد معین طور پر دی جائے۔

۳۔ پریس و پبلیش :۔ کتنی مرتبہ پریس کانفرنس ہوئی۔ کل کتنے اخبارات میں رپورٹیں شائع ہوئیں۔ تعداد مع نام اخبارات و میڈیو سے کتنی مرتبہ۔ خبریں وغیرہ نشر ہوئیں۔ تاریخ و نام۔

۴۔ T-V سے کتنی مرتبہ نشریات ہوئیں۔ تاریخ و وقت بھی بتایا جا سکتا ہے۔ رپورٹ بالکل مختصر صرف اعداد و شمار کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری مرکزی جوہلی کمیٹی



مرضِ امراضِ کاشانی علاج

اشفیتِ آنستہ الشافیتہ

شفادینے والا صرف خمد اتالی ہے

بفضلہ تعالیٰ مرضِ امراضِ کاشانی کی مفید و مجرب یقینی دوا ہے اس کے استعمال سے ہزاروں بے اولاد گھرانے آباد ہو چکے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ اور اپنی بیماری بھی تفصیل سے تحریر کریں۔

DR - DILAWER KHAN - ALARFIAT HOSPITAL

AHMADIYYA CHOWK QADIAN - PIN 143516

DISTT - GURDASPUR (P.B)

INDIA

اعلان

تمام اراکین مجلسِ خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرکز میں باقاعدہ تبلیغ کی کام کر رہی ہے۔ اور متلاشیانِ حق کی طرف سے آنے والے خط و کا جواب دیا جاتا ہے اور ان کو جماعتی لٹرچر طلب کرنے پر بھیجا دیا جاتا ہے۔ ہذا تمام مجالس سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کے زیر تبلیغ اور جماعت کے بارے میں دلچسپی رکھنے والے احباب کے پتہ جات دیگر کوائف شعبہ تبلیغ مرکزیہ کو ارسال فرمائیں تاکہ ان احباب کے ساتھ براہ راست خط و کتابت کی جاسکے اور صحیح طور پر ان کو جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا جاسکے۔

شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ قادیان

AUTHORISED DISTRIBUTORS



AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS



PERKINS P3 P4 P5 P6/350

AMAZON JEEP



JESSIES PARTS



AUTOCENTRE

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیب اور ماروتی کے اصلی پرزہ بات۔ نارا پتہ۔
[28-5222 ٹیلیفون نمبر۔ 28-1652]

AUTOTRADERS 16 MANGOELANE CALCUTTA-700001

(14 میگوین کلکتہ - 700001)

آٹو ٹریڈرز

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(ابام سیدنا حضرت یحییٰ بن یوسف علیہ السلام)

پیشکش :۔ عبد الرحیم و عبدالرؤف مالکان جمیہ ساری مگارتھ۔ صالح پور۔ کلکتہ۔ (اڈریس)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

ایسے اللہ کا فے عہدہ

پیش کرتے ہیں۔ بانی پولیمرز کلکتہ۔ ۹۹

ٹیلیفون نمبر :۔ ۵۲۰۴ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۲

افضل الذکر لا اله الا الله
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانبہ: باؤن شوکیٹی ۳۱/۵/۶ لور چیت پور روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH. 275475

RESI. 273903

CALCUTTA - 700073

الخیر کلمہ فی القرآن

ہر قسم کی غیر درکت قرآن مجید میں ہے
(الح) حضرت مسیح موعود علیہ السلام

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARD BOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD
CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS

15-PRINCE STREET CALCUTTA - 700072

قلم پوچھت: حکم محمد جہان میں: خدای تعالیٰ ہر شے خدا کرے

راچوری الیکٹریکل (ایلیکٹریک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORS
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCIETY

PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

PH - OFFICE - 6348179

RESI - 6239389 BOMBAY - 400099

اعلان بسمکث وریوکی

جملہ جماعت کے احمدیہ تجارت کی اطلاع تحریر ہے کہ ایک بسمکث وریوکی ۱۸۸۵ء دوران سونہر سیکر
عاصیہ مال جماعت احمدیہ دہلی سے لگو ہو گیا ہے اسباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رسید کی
کو منسوخ کجا جائے اور اس پر کسی قسم کے جماعتی جند سے کوئی نوٹ لگی ہوگی اس کے لئے -
دائیمہ فی بیت اعلیٰ اور تادیان

السید علیہ السلام

توہم: دیونا کا خدائے خیر خواہی ہے

MOHAMMED RAHMAT PHONE C/o 396008

AZ

SPECIALIST IN ALL KINDS
OF TWO WHEELER
MOTOR VEHICLES

45-B PANDUMALI COMPOUND

DR. BHADK AMKAR MARG BOMBAY - PH. 400008

الہ آباد لبو ک

اسمیت تشکر

اسلام لا توہر خرابی ہرانی اور نقیبان سے محفوظ ہو جائے گا

تفاج دھائی کے اذراکین جماعت احمدیہ (مہاراشٹر)

آطیس آبسالت

اپنے باپ کی اطاعت کر
(حدیث نبوی)

SAWMILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES. SIZES
FIRE WOOD. MANUFACTURERS OF WOODEN

FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES ETC

at VANI YAMBALAM (KERALA)

خالص اور نیواری زیورات کام کر

الہ آباد لبو ک

مرد پوچھت: سید شکت علی اینڈ سنز
(پتہ)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم اکوائی ہے
(پیش)

AUTOWINGS

15, SANT HOME HIGH ROAD

MADRAS - 600004

PHONE NO 74360

74350

الہ آباد لبو ک

خوشید کا نام: سید شکت علی اینڈ سنز
۴۲۶۴۳۳ فون

(ابوہریرت مسیح پاک علیہ السلام)

(۱) اہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

ہفت روزہ متحدہ قادیان مورخہ ۲۵ ش ۱۹۸۹ - جیسٹریٹس ٹریبیونل - ۶

The Weekly Badr QADIAN 143516

25 MAY

1989

KHILAFAT NUMBER

PRICE Rs 3.00

BANI[®]

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات



1956-1981



ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.HEAD OFFICE : **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)

CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137

CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 27-2185 CABLE: **AUTOMOTIVE**

دُعاؤں کے محتاج : ظفر احمد ربانی، مظہر احمد ربانی، ناصر احمد ربانی، محمود احمد ربانی
پسران میانہ محمد یوسف صاحب ربانی مرحوم و منفقور